



مسک  
الحق حد  
کا دای

لاہور  
الحق حد

مرکزی جمعیت  
الحق حد  
پاکستان  
کارتھال

سید محمد داؤد غزنوی

سید محمد اسماعیل سلفی

شماره: 07

یکم تا ۷ بنادی الاولی ۱۴۳۶ھ 20 تا 26 فروری 2015ء

جلد: 46

سرچشمہ اخلاق  
و پسندیدہ خصلتیں!

تحمل و بردباری

ویبلنٹائن ڈے  
فحاشی و عریانی کی  
ترویج کا عالمی دن!



اسلامی تہذیب کی  
چند نمایاں خصوصیات!

سانحہ بلدیہ ٹاؤن کراچی  
کا مقدمہ فوجی عدالت میں چلایا جائے

قرآن و سنت  
کی روشنی میں

پھاسی کی سزا.....؟!  
دعائے مآثور کے الفاظ.....؟!  
عشق کے متعلق ایک روایت.....!?

امیر شہزادہ فیصلہ پیر ساجد میر



## درس قرآن

جناب پروفیسر احمد حماد

## جوابدہی کا تصور

ارشاد باری تعالیٰ: ﴿سَوَاءٌ مِنْكُمْ مَنْ أَسْرَ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهِ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ بِأُكْلِهِ وَسَاوٍ بِالنَّهَارِ﴾ (الزمر)

”تم سے کسی کا اپنی بات کو چھپا کر کہنا اور باواز بلند اسے کہنا اسی طرح رات کا چھپا ہوا اور دن کی روشنی چل رہا (حرکت کرتا ہوا) سب اللہ کے لیے یکساں ہیں۔“

﴿وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوَىٰ﴾ (الزمر)

”البتہ جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرتا رہا ہوگا اور اپنے آپ کو خواہشات کی اتباع سے روک رکھتا ہوگا تو اس کا ٹھکانا جنت ہے۔“

انسانی فطرت ہے کہ وہ ترغیب و ترہیب سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ خسارہ اور نقصان کی طرف لے جانے والے اسباب و محرکات سے دور رہتا ہے۔ اگر اس کی طرف رہنمائی میسر ہو جائے اور اپنے لیے مفید اور سودمند اشیاء کے حصول کے لیے تیار رہتا ہے۔ یہ الگ معاملہ ہے کہ وہ اپنے ابدی اور حقیقی نفع کو پہچان پاتا ہے یا نہیں۔ اسلام کا تصور آخرت اور اللہ کے سامنے جوابدہی کا تصور بھی انسان کو اپنے خسارہ حقیقی سے بچنے کا ایک اہم عنصر ہے۔ یہی وہ تصور ہے جس کی وجہ سے تقویٰ اور احتیاط کا رویہ پیدا ہوتا ہے۔ قرآن پاک میں کئی ایک مقامات پر لوگوں کی فکری نا پختگی اور علمی کجی کا باعث اس تصور کا نہ ہونا قرار دیا ہے اور مومن کے متوازن ہونے کا سبب اس کے اسی احساس کو قرار دیا ہے:

﴿وَقَالَ الَّذِينَ لَا يَرْجُونَ لِقَاءَنَا لَوْ لَا نُزِّلَ عَلَيْنَا الْكِتَابُ كُنَّا لَمُتًا لَقَدْ اسْتَكْبَرُوا فِي أَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْا عَنْوًا كِبِيرًا﴾ (الفرقان)

”اور جو لوگ ہم سے ملنے کی امید نہیں رکھتے ہیں کہ ہم پرفرشتے کیوں نہ نازل کیے گئے یا ہم اپنی آنکھ سے اپنے پروردگار کو دیکھ لیں ان لوگوں نے اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھ رکھا ہے اور سخت سرکشی کر لی ہے۔“

اسی تصور سے نابلد قوم تاریخی حقائق سے عبرت حاصل کرنے اور اپنی اصلاح کی بجائے ان سے اعراض کرتی ہے اور ان سے منہ موڑتی ہے کیوں کہ جب انسان اپنے آپ کو شتر بے مہار سمجھنے لگے اور کسی اعلیٰ اور ارفع قوت کے سامنے جوابدہی کے تصور سے غافل ہو تو انسان میں تکبر و غرور اور سرکشی کے جراثیم پیدا ہوتے ہیں:

﴿وَلَقَدْ آتَيْنَا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِي أُمِطِرَتْ مَطَرُ السَّوْءِ أَكْلَمَ يَكُونُوا يَرُونَهَا بَنًا كَانُوا لَا يَرْجُونَ نُشُورًا﴾ (الفرقان)

”اور (یہ کفار کہ) اس بستی پر ہو گزرے ہیں جس پر بری طرح پتھر برسائے گئے تو کیا ان لوگوں نے اس بستی کو نہیں دیکھا بلکہ (اصل میں) یہ لوگ مکر و دباہ جی اٹھنے کا تصور ہی نہیں رکھتے۔“

قرآن کریم کے مطابق یہ عقیدہ انسانی اخلاق کے لیے بنیاد کا کام دیتا ہے اور اس تصور کے ذریعے انسانی مزاج کو دراصل پختہ کرنا مقصود ہے تاکہ وہ اپنے آپ کو ذمہ دار محسوس کرے۔

## درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی

## حسد کے نقصانات

فرمان نبوی ﷺ ہے: [عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: "إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ، فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ."] (ابوداؤد)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اپنے آپ کو حسد سے بچاؤ اس لیے کہ حسد نیکیوں کو یوں کھا جاتا ہے جس طرح آگ ایندھن کو کھا جاتی ہے۔“

دل کی روحانی بیماریوں میں سے ایک بیماری حسد ہے۔ حسد، بغض، عناد، کینہ، نفاق اور لالچ، ایسی چیزیں ہیں جو نقصان کے علاوہ کچھ نہیں دیتیں۔ اسی بنا پر رسول اکرم ﷺ نے ان سے منع فرمایا ہے۔ حسد کے بارے میں خاص طور پر فرمایا کہ اپنے آپ کو حسد سے بچاؤ اس لیے کہ حسد کی وجہ سے نیکیاں ضائع ہو جاتی ہیں جس طرح آگ لکڑی کو جلا کر راکھ بنا دیتی ہے۔ وہ راکھ کسی کے کام نہیں آتی، اسی طرح حسد کرنے والے کی نیکیاں بھسم ہو جاتی ہیں۔ حسد دل کی بیماری ہے جس کی وجہ سے حسد کرنے والا کسی کی بھلائی یا اس کی خوشی کو برداشت نہیں کرتا بلکہ خواہش کرتا ہے کہ یہ بھلائی اور نعت اس سے چھن جائے اور مجھے مل جائے۔ بعض لوگ بلا وجہ کسی کی عزت و شہرت کو دیکھ کر اپنے دل میں تنگی محسوس کرتے ہیں یہ حسد کی ایک شاخ ہے جس میں اکثر لوگ مبتلا ہیں۔

حسد کے مقابلے میں ”ریشک“ ایک عمدہ خصلت ہے، کسی مسلمان بھائی کی عزت و تکریم دیکھ کر خوش ہونا نیکی ہے۔ اسی نوعیت کا حسد (ریشک) کرنے کی رسول اللہ ﷺ نے اجازت دی ہے فرمایا کہ دو قسم کے لوگوں پر حسد (ریشک) کیا جاسکتا ہے: ایک وہ شخص جو علم حاصل کرتا ہے پھر اس علم کو آگے پھیلا رہا ہے اور دوسرے وہ شخص جس نے اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے مال کو اپنی ذاتی کاوش خیال نہیں کیا بلکہ اللہ کا فضل سمجھ کر اسے اس کی راہ میں خرچ کیا۔ اس طرح کے دو اشخاص قابل ریشک ہیں۔ کسی کی عزت، دولت اور صحت کو دیکھ کر جل جانا اور دل میں تنگی محسوس کرنا اور یہ خواہش کرنا کہ یہ سب کچھ مجھے مل جائے، ناپسندیدہ فعل ہے۔

اسی لیے آپ ﷺ نے فرمایا کہ جاہ و حشمت کا طلب گار تباہ ہوا، درہم و دینار کا بندہ تباہ ہوا، کامیاب وہ شخص ہوتا ہے جو خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے دین میں محنت کرے اور اپنے دل کو حسد، بغض، کینہ، لالچ اور عناد سے پاک کر لے، اس لیے کہ حسد کی وجہ سے تمام نیکیاں ضائع ہو جاتی ہیں۔

## اردو زبان

اس وقت وطن عزیز کو بہت سے مسائل کا سامنا ہے۔ ملک میں اتحاد اور یکجہتی کی شدید ضرورت ہے۔ دہشت گردی نے ملک کو بہت سی مشکلات سے دو چار کر رکھا ہے۔ ایسے حالات میں کسی نئے مسئلے کو جنم دینا ملک سے کوئی خیر خواہی نہیں۔ پچھلے دنوں سرکاری بیچوں سے چند ارکان نے آئین کے آرٹیکل 251 سے متعلق قومی زبان کی نفی کرتے ہوئے اسمبلی میں ایک بل پیش کر دیا جس کی رو سے صرف اردو ہی نہیں بلکہ تمام علاقائی زبانوں کو قومی زبان بنانے کا فیصلہ کیا جائے اور ان زبانوں کو بھی قومی زبان کی طرح رائج کیا جائے۔ حالانکہ آئین پاکستان کے آرٹیکل 251 کے مطابق اردو کو پاکستان کی قومی زبان قرار دے دیا گیا ہے اور اسے آئندہ پندرہ برسوں میں سرکاری زبان بنانے کے لیے بھی انتظامات کیے جائیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ صوبائی اسمبلیوں کو بھی اختیار دے دیا گیا ہے کہ اگر وہ چاہیں تو اردو کے علاوہ صوبائی زبان کی ترقی اور تعلیم کے لیے بھی کام کر سکتی ہیں۔ موجودہ 1973ء کے آئین میں حتمی طور پر فیصلہ ہو گیا تھا اور اسی فیصلے کے مطابق ساری اسمبلیاں چل رہی ہیں۔ مگر اتنا عرصہ گزرنے کے باوجود اردو کو نہ تو دفتری زبان بنایا جاسکا اور نہ ہی سرکاری سانچے میں ڈھالا جاسکا۔ 1956ء اور 1962ء کے دساتیر میں بھی ضمانت دی گئی تھی کہ اسے سرکاری زبان بنایا جائے گا اور اسے بین علاقائی تہذیبوں کے درمیان ایک پل کا مقام حاصل ہے۔ یہ علاقے اور دنیا کے بہت سے مقامات پر بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ قائد اعظمؒ نے 21 مارچ 1948ء کو ڈھاکہ کے جلسہ عام میں کہا تھا کہ اس صوبے کے لوگوں ہی کو حق پہنچتا ہے کہ وہ فیصلہ کریں کہ اس صوبے کی زبان کیا ہوگی۔ لیکن یہ میں آپ کو واضح طور پر بتا دینا چاہتا ہوں کہ پاکستان کی سرکاری زبان اردو ہوگی اور صرف اردو کے سوا اور کوئی زبان نہیں۔

24 مارچ 1948ء کو جلسہ تقسیم اسناد ڈھاکہ کی یونیورسٹی کے موقع پر کہا کہ اردو وہ زبان ہے جسے برصغیر کے کروڑوں مسلمانوں نے پرورش کیا ہے اسے پاکستان کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک سمجھا جاتا ہے۔ یہ وہ زبان ہے جو دوسری صوبائی اور علاقائی زبانوں سے کہیں زیادہ اسلامی ثقافت اور اسلامی روایات کے بہترین سرمائے پر مشتمل ہے اور دوسرے اسلامی ملکوں کی زبانوں سے قریب ترین ہے۔ یہ بات بھی اردو کے حق میں جاتی ہے اور یہ اہم بات ہے کہ بھارت نے اردو کو دلیں نکالا دے دیا ہے اور حتیٰ کہ اردو رسم الخط کو بھی ممنوع قرار دے دیا ہے۔ ایسی صورت میں اردو زبان کی ترقی پر زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

حقیقی بات یہ ہے کہ اہل پاکستان کو اردو سے جدا کرنا ہماری تاریخ اور ثقافت سے دوری کے مترادف ہے۔ ہم عظیم تاریخ اور روایات کے وارث ہیں ہمیں اپنے اسلاف کے عظیم کردار اور روایات سے وابستہ رہنا ہے تو اردو کو تدریسی عدالتی اور دفتری زبان کے طور پر اپنانا ہوگا۔ سچی بات ہے کہ عربی ہماری دینی زبان ہے اور اردو قومی زبان ہے۔ اس کی ناقدری نہیں ہونی چاہیے۔ غیر ملکی مہمان تو اپنی زبان میں بات کرتے ہیں مگر ہمارے لیڈر انگریزی کا سہارا لیتے ہیں یہ بات بھی یاد رہے کہ ہمارا بہت سا دینی لٹریچر اب اردو میں منتقل ہو چکا ہے۔ ہزاروں بڑی اہم اور ضخیم کتابوں کے تراجم اردو میں ہو چکے ہیں اور یہ سلسلہ روز افزوں ہے۔ کسی نے درست کہا ہے کہ ”زبان روایت ہوتی ہے تہذیب و تمدن ہوتی ہے۔ شخصی آزادی کی ضامن ہوتی ہے زبان کی تاریخ ہوتی ہے جغرافیہ ہوتی ہے گھر کا آگن ہوتی ہے۔“ خوشی کی بات ہے کہ یہ قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے قانون انصاف اور انسانی حقوق نے قومی زبان اردو کو علاقائی زبان کا درجہ دلانے اور انگریزی کو قومی زبان تسلیم کرانے کی لایعنی قرار داد مسترد کر دی ہے۔

## بیت القرآن لاہور

☆ رانا محمد شفیق خاں پسروردی  
☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد  
☆ پروفیسر مقبول احمد قاسمی

اس شمارہ میں

- 1 درس قرآن و حدیث
- 2 ادارہ
- 4 احکام و مسائل
- 6 نبی کریم کے حقوق (خطبہ حرم)
- 10 عظمت مصطفیٰ
- 12 حوصلہ مندی اور علم و بردباری
- 14 اسلامی تہذیب کے چند درخشاں پہلو
- 17 ویلٹائن ڈے کی حقیقت
- 18 حج پالیسی 2015 ..... ایک جائزہ
- 20 طب و صحت
- 21 اخبار الجماد

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام اور تیل زمیں کے نام کی جائے

ہفت روزہ ”احل حدیث“  
چوک اہل حدیث (المعرفتی چوک)  
106، راوی روڈ لاہور۔ 54000

فون: 042-37720257 فیکس: 042-37725525  
email: weeklyahlehadith@yahoo.com

### بدل اشتراک

سالانہ	500/- روپے
ششماہی	300/- روپے
بذریعہ پی پی	535/- روپے
بیرونی ممالک سے	5500/- روپے
نی پیرچہ	15/- روپے

سینئر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے ”اسپر پرنٹ ان“ شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہپورہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ اردو زبان کو اس کا صحیح مقام دلانے کے لیے کوششیں بروئے کار لائی جائیں کیونکہ زیادہ قومی زبانیں بنانے سے انتشار پیدا ہوگا اس سے بچنا چاہیے۔ آخر میں ہم یہ کہنا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ اردو زبان میں بڑی وسعت ہے وہ دوسری زبانوں کے الفاظ جذب کرنے کی اہلیت رکھتی ہے یہ ایک عالمی زبان ہے جو دنیا کی چوتھی زبان ہے جسے بولنے والے اور سمجھنے والے کروڑوں کی تعداد میں موجود ہیں۔ لہذا قومی زبان کے تقاضوں کو پورا کرنے میں تاخیر نہیں ہونی چاہیے۔

## سانحہ بلدیہ ٹاؤن کراچی کا مقدمہ فوجی عدالت میں چلانا چاہیے۔ امیر محترم پروفیسر ساجد میر

سانحہ بلدیہ ٹاؤن پر جوائنٹ انوسٹی گیشن کی رپورٹ تہلکہ خیز ہے۔ 250 لوگوں کو زندہ جلانا بدترین دہشت گردی ہے اور یہ سانحہ پشاور سے کم نہیں

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ سانحہ بلدیہ ٹاؤن کراچی پر جوائنٹ انوسٹی گیشن کی رپورٹ بڑی تہلکہ خیز ہے۔ اپنے ایک بیان میں ان کا کہنا تھا کہ ذمہ داروں کے خلاف سخت کارروائی ہونی چاہیے۔ 250 لوگوں کو زندہ جلانا بدترین دہشت گردی ہے اور یہ سانحہ پشاور سے کم نہیں۔ سندھ ہائی کورٹ میں رینجرز کی جانب سے سانحہ بلدیہ ٹاؤن فیکٹری کیس کی پیش کردہ رپورٹ میں ایک مخصوص سیاسی جماعت کا ملوث ہونا حکومت اور ریاستی اداروں کے لیے چیلنج سے کم نہیں۔ امید ہے کہ عدالت انصاف کے تمام تقاضے پورے کرے گی۔ ہم اسی لیے مطالبہ کر رہے ہیں کہ 21 ویں ترمیم کے تحت فوجی عدالتوں میں ہر قسم کی دہشت گردی کے مقدمات لائے جائیں۔ سیاسی اور لسانی دہشت گردی کو کور نہیں دینا چاہیے۔ صرف مذہب فرقہ اور مسلک کی سرگرمیوں کو فوجی عدالتوں میں لانا جانب داری ہے۔ سانحہ بلدیہ ٹاؤن کراچی کا مقدمہ فوجی عدالت میں چلانا چاہیے۔ (میڈیا سیل)

## سینٹ انتخابات: وزیراعظم نواز شریف کا پروفیسر ساجد میر کو گرین سگنل، کاغذات نامزدگی حاصل کر لیے

وزیراعظم نواز شریف کا مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ پروفیسر ساجد میر کو آئندہ ماہ ہونے والے سینٹ انتخابات کے حوالے سے گرین سگنل دے دیا ہے۔ پروفیسر ساجد میر نے کاغذات نامزدگی حاصل کر لیے ہیں۔ وزیراعظم نے رکن قومی اسمبلی اور پارٹی کے ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم سے ٹیلی فون پر انکی اہلیہ کی وفات پر تعزیت کا اظہار کیا اور ساتھ ہی کہا کہ وہ اپنے سربراہ پروفیسر ساجد میر کو پیغام دیں کہ وہ آئندہ سینٹ کے انتخابات میں ہمارے امیدوار ہیں لہذا وہ کاغذات نامزدگی جمع کرائیں۔ پروفیسر ساجد میر مسلم لیگ ن کے واحد اتحادی راہنما ہیں جنہیں مسلسل پانچویں بار سینیٹر منتخب ہونے کا موقع مل رہا ہے۔ پروفیسر ساجد میر اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں انہوں نے گورنمنٹ کالج لاہور سے ایم اے انگلش، پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے عربی اور اسلامیات کے علاوہ فاضل درس نظامی اور حفظ قرآن بھی کر رکھا ہے۔ پروفیسر ساجد میر عالمی شہرت یافتہ کتاب ”عیسائیت ایک تجزیہ“ کے مصنف بھی ہیں۔ وہ علامہ احسان الہی ظہیرؒ کی شہادت 1987 کے بعد جمعیت اہل حدیث کے ناظم اعلیٰ بنے۔ بعد ازاں ان کا پارٹی کے دوسرے دھڑے میاں فضل حق سے اتحاد ہو گیا پھر وہ مرکزی امیر منتخب ہو گئے۔ وہ 28 سال سے اپنی جماعت کی قیادت کر رہے ہیں۔ پروفیسر ساجد میر واحد پارلیمنٹ کے رکن تھے جنہوں نے پرویز مشرف کے صدارتی انتخاب میں اکلوتا مخالفت میں ووٹ ڈالا تھا۔ 1999ء میں نواز شریف حکومت کا تختہ الٹا تو پرویز مشرف کی آمریت کے خلاف سب سے توانا آواز پروفیسر ساجد میر نے اٹھائی۔ جبکہ اس وقت نواز شریف کے سیاسی رفیق اور حلیف پرویز مشرف کے ساتھ مل گئے تھے۔ اس دوران سیاسی اور سفارتی حلقے نواز شریف اور ان کے خاندان کی سعودی قیادت کے ساتھ طے پانے والے معاملات میں بھی پروفیسر ساجد میر کے کردار کو کافی اہمیت دیتے ہیں۔ عرب ممالک خصوصاً سعودی شاہی خاندان کے ساتھ پروفیسر ساجد میر کے قریبی تعلقات کی بنا پر بھی پاکستان کے سیاسی و سفارتی حلقوں میں انہیں خاصی اہمیت حاصل ہے۔

## وزیراعظم میاں محمد نواز شریف کا ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم کی اہلیہ کی وفات پر تعزیت کا اظہار

وزیراعظم میاں محمد نواز شریف نے رکن قومی اسمبلی اور مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم کی اہلیہ کی وفات پر فون کر کے تعزیت کا اظہار کیا۔ انہوں نے مرحومہ کے لیے مغفرت اور لواحقین کے لیے صبر جمیل کی دعا بھی کی۔



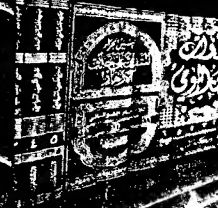
جناب  
مولانا  
حافظ  
ابو محمد عبدالستار احمد

مرکز الدراسات الاسلامیہ

سلمان کابلی میاں جنرل غازی پور پاکستان

فون: 0300-4178626 - 065-2663317

Email: hammad3316@yahoo.com



## دعائے مأثور کے الفاظ

**سوال** ہمارے ہاں تعزیت کے موقع پر درج ذیل دعا پڑھی جاتی ہے: [إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطَى، وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى، فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ] اس دعا کے آخری الفاظ پر ایک عالم دین نے اعتراض کیا ہے کہ یہ دعا کا حصہ نہیں ہیں وضاحت فرمادیں۔

**جواب** دعا کرتے وقت قرآن وحدیث میں منقول الفاظ کا ہی التزام کرنا چاہیے اس میں بہت خیر وبرکت ہے۔ چنانچہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کو رات کے وقت سونے کی دعا سکھائی اس کے آخر میں یہ الفاظ تھے: [وَبَيْتِكَ الَّذِي أُرْسِلْتُ]..... انہوں نے یہ دعا یاد کرنے کے بعد آپ کو سائی تو بایں الفاظ اسے پڑھا: [وَرَسُولِكَ الَّذِي أُرْسِلْتُ]..... یعنی انہوں نے ”نبیک“ کی بجائے ”رسولک“ پڑھ دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”اسی طرح پڑھو جس طرح میں نے تعلیم دی تھی“، یعنی [وَبَيْتِكَ الَّذِي أُرْسِلْتُ] پڑھو۔ (بخاری الوضوء: ۲۴۷)

سوال میں ذکر کردہ دعا کے متعلق ہم نے اکثر علماء کرام سے سنا کہ وہ تعزیت کرتے وقت دعا کے آخر میں فلتصبر ولتحتسب کے الفاظ بھی پڑھتے ہیں حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ایک صاحبزادی کا بیٹا نزاع کی حالت میں تھا انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو تشریف لانے کے لیے پیغام بھیجا تو رسول اللہ ﷺ نے جواباً پیغام بھیجا کہ ”اللہ ہی کا تھا جو اس نے لے لیا اور اسی کا ہے جو اس نے دیا اور ہر چیز ایک مقرر مدت کے لیے ہے۔“..... ”بیٹی کو چاہیے کہ وہ صبر کرے اور ثواب کی امید رکھے۔“ (بخاری التوحید: ۷۳۸)

اس دعا کے آخری الفاظ اس دعا کا حصہ نہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی صاحبزادی کو صبر کی تلقین اور ثواب کی امید رکھنے کے لیے ارشاد فرمائے۔ جیسا کہ ایک دوسری روایت میں اس کی وضاحت ہے رسول اللہ ﷺ نے مذکور قاصد سے کہا: ”اے کہو کہ صبر کرے اور اللہ کے ہاں ثواب کی امید رکھے۔“ (بخاری التوحید: ۷۳۷)

اس روایت سے معلوم ہوا کہ آخری الفاظ دعا کا حصہ نہیں بلکہ صبر کرنے اور ثواب کی امید رکھنے کی تلقین ہے اور یہ الفاظ واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہیں مذکر حاضر کا صیغہ نہیں کہ مخاطب کو ان الفاظ سے صبر کرنے اور ثواب کی امید رکھنے کی تلقین کی جائے۔ بہر حال تعزیت کی دعا صرف حسب ذیل ہے: [إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطَى، وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى] واللہ اعلم!

## عشق کے متعلق ایک روایت

**سوال** عشق کے متعلق ایک روایت بیان کی جاتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جسے عشق ہوا مگر وہ پاکدامن رہا“ اسے چھپائے رکھا اور مر گیا تو وہ شہادت کی موت مرا۔..... اسے کشتگان عشق بیان کرتے ہیں اس کی حیثیت بیان کر دیں۔

**جواب** اس میں کوئی شک نہیں کہ ”عشق“ ایک عربی لفظ ہے جس کا معنی محبت کی زیادتی ہے اس سے یہ مفہوم پیدا ہوتا ہے کہ عشق محبت کی بگڑی ہوئی صورت ہے اور جنون کی قسم ہے۔ اور عشق اس زرد رنگ کی بوٹی کو کہا جاتا ہے جو درخت سے لپٹ جاتی ہے فرط محبت کی وجہ سے عاشق کو اس بوٹی سے تشبیہ دی جاتی ہے۔ یہ ایک ایسا نامناسب اور نازیبا لفظ ہے جس کا پورے قرآن اور ذخیرہ احادیث میں کوئی ذکر نہیں ملتا۔ سیدنا یوسف علیہ السلام پر جب عزیز مصر کی بیوی فریفتہ ہوئی تو زنان مصر نے بھی اس کے لیے یہ لفظ استعمال نہیں کیا بلکہ قرآن کریم نے اس کے درج ذیل الفاظ ذکر فرمائے ہیں: ﴿فَقَدْ شَغَفَهَا حُبًّا﴾ (یوسف: ۳۰) ”یوسف علیہ السلام کی محبت اس کے دل کی گہرائی میں اتر چکی ہے۔“

جس روایت کا سوال میں ذکر ہوا ہے وہ خود ساختہ اور موضوع ہے اس کے متعلق دو روایات ہیں دونوں ہی بناوی ہیں۔ محدثین کرام نے اس کے متعلق تصریح کی ہے دونوں روایات کے الفاظ حسب ذیل ہیں:

① ”جس نے عشق کیا لیکن خود کو پاکدامن رکھا“ پھر مر گیا تو وہ شہید ہے۔“

② ”جس نے عشق کیا اور اسے چھپائے رکھا مگر وہ پاکدامن رہا اور صبر کیا تو اللہ تعالیٰ اسے بخش دے گا اور جنت میں داخل کرے گا۔“

یہ دونوں روایات تاریخ بغداد میں ہیں خطیب بغدادی کی ذکر کردہ ہیں۔ (تاریخ بغداد: ج ۵ ص ۱۵۶)

ملا علی قاری نے ان کے خود ساختہ ہونے کی صراحت کی ہے۔ (الموضوعات: ۱۲۳)

جرح اور تعدیل کے امام یحییٰ بن معین اس کے راوی سید بن سعید کے متعلق فرماتے ہیں: ”اگر میرے پاس گھوڑا اور نیزہ ہوتا تو میں اس کے خلاف جہاد کرتا۔“ (زاد المعاد: ج ۲ ص ۲۷۷)

اللہ تعالیٰ کے ہاں شہادت کی دو اقسام ہیں: ایک شہادت خاص وہ جو میدان کارزار میں اللہ کے راستہ میں جان دینے سے حاصل ہوتی ہے۔ دوسری شہادت عام ہے جس کی سات

انواع حدیث میں بیان ہوئی ہیں چنانچہ امام بخاری نے اپنی صحیح میں ایک عنوان بایں الفاظ ذکر کیا ہے: ”اللہ کی راہ میں قتل کے علاوہ بھی سات انواع کی شہادت ہے۔“ (بخاری البہاد باب نمبر: ۳۰)

پھر آپ نے ایک حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”شہید پانچ قسم کے ہیں: طاعون میں مرنے والا، پیٹ کی بیماری سے مرنے والا، غرق ہو کر مرنے والا، دیوار کے نیچے دب کر مرنے والا اور پانچواں جو اللہ کی راہ میں شہید ہو جائے۔“ (بخاری، الجہاد: ۲۸۲۹)

امام بخاریؒ نے عنوان میں دوسری روایت کی طرف اشارہ کیا ہے جن میں قتل فی سبیل اللہ کے علاوہ دیگر شہادت کو بیان کیا گیا ہے وہ حسب ذیل ہیں: ”جل کر مرنے والا، نمونیہ کی بیماری میں مرنے والا، حالت حمل میں مرنے والی عورت۔“ (ابن ماجہ، الجہاد: ۲۸۰۳)

مومن کے لیے اللہ تعالیٰ کی رحمت اس سمندر کی طرح ہے جس کا کوئی کنارہ نہیں۔ چنانچہ مندرجہ بالا کیفیات سے مرنے والا شہادت کی موت حاصل کر لیتا ہے بشرطیکہ وہ اس کیفیت پر راضی ہو اور کوئی حرف شکایت زبان پر نہ لائے۔ لیکن سب سے افضل شہید وہ ہے جو میدان کارزار میں کام آئے، ان انواع شہادت میں کشتہ عشق کو شمار نہیں کیا گیا۔ بہر حال مذکورہ روایت بناوٹی، خود ساختہ اور بے اصل ہے، کسی بھی امام حدیث نے اس حدیث کے صحیح ہونے کی گواہی نہیں دی۔ کہا جاتا ہے کہ عشق، اعلیٰ درجہ کی محبت کا نام ہے جس میں کسی اور کی شرکت کو گوارا نہیں کیا جاتا بلکہ بعض بد باطن اسے ”توحیدی“ کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ حالانکہ کوئی غیرت مند اس لفظ کو اپنی ماں، بہن، بیٹی کے ساتھ لگانا گوارا نہیں کرتا، ہر انسان کو اپنی ماں سے طبعی محبت ہوتی ہے لیکن کوئی اپنی ماں کا عاشق کہلانا پسند نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ ایسی گندی محبت سے ہمیں محفوظ رکھے۔ آمین!

## پھانسی کی سزا

**سوال** قتل ناحق ایک سنگین جرم ہے لیکن ہمارے ہاں عدالتی نظام میں اس کی سزا پھانسی دینا ہے کیا قرآن وحدیث کی روشنی میں قتل ناحق کی سزا پھانسی دینا صحیح ہے؟ قرون اولیٰ میں اس کی کوئی مثال ملتی ہے تو اس کی نشاندہی کریں۔

**جواب** واقعی قتل ناحق بہت گھناؤنا جرم ہے اور اس جرم کا مرتکب قابلِ رحم نہیں۔ اگر کسی کا قاتل ہونا ثابت ہو جائے تو سزا کے طور پر قصاص واجب ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اے ایمان والو! قتل کے مقدمات میں تم پر قصاص فرض کیا گیا ہے۔“ (البقرہ: ۱۷۸)

قصاص کا مطلب ہے کہ جان کے بدلے جان لینا، لیکن اس امت پر قصاص کے سلسلہ میں کچھ تخفیف کی گئی ہے۔ جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ”پھر قاتل کو اس کا بھائی قصاص معاف کر دے تو معروف طریقہ سے خون بہا کا تصفیہ ہونا چاہیے اور قاتل بہتر طریقہ سے یہ رقم مقتول کے ورثاء کو ادا کر دے۔ یہ دیت کی ادائیگی تمہارے پروردگار کی طرف سے رخصت اور اس کی رحمت ہے۔“ (البقرہ: ۱۷۰)

در اصل یہود پر اللہ تعالیٰ نے قصاص فرض کیا تھا اور ان میں عفو کا قانون نہیں تھا اور نصاریٰ کو صرف عفو کا حکم تھا، ان میں قصاص نہیں تھا۔ اس امت پر اللہ تعالیٰ نے آسانی اور مہربانی فرمائی کہ دونوں باتوں کی اجازت دی۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”مقتول کے ورثاء کو دو باتوں میں سے ایک کا اختیار ہے خواہ وہ خون بہا لے لیں یا قصاص کے مطابق قتل کر دیں۔“ (بخاری، الدیات: ۶۸۸۰)

رسول اللہ ﷺ قصاص کے بجائے عفو کو زیادہ پسند کرتے تھے، آپ خود بھی معاف کرتے اور اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی معاف کر دینے کی تلقین کرتے تھے۔ قبل ازیں ذکر کردہ آیت کریمہ میں بھی مقتول کے وارث کو قاتل کا بھائی کہہ کر نہایت لطیف طریقہ سے اس سے نرمی اختیار کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔ یعنی وہ قصاص معاف کر کے دیت لے لے اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اسلام میں قتل تک کا مقدمہ بھی قابلِ راضی نامہ ہے۔ بہر حال اسلام میں قاتل کے لیے تین صورتوں میں سے ایک کا سامنا کرنا پڑے گا:

- ✳ مقتول کے ورثاء قصاص لینے پر اصرار کریں تو اسے جان دینا پڑے گی۔
- ✳ قصاص معاف کر دیں اور دیت لینا پسند کریں اس صورت میں خون بہا دینا ہوگا۔
- ✳ قصاص اور دیت دونوں معاف کر دیں یہ سب کچھ ورثاء کی صوابدید پر موقوف ہے۔

ہماری معلومات کی حد تک رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں قتل کے صرف دو مقدمات پیش ہوئے تھے:

✳ ایک آدمی قتل ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے قاتل کو مقتول کے وارث کے حوالے کر دیا، قاتل کہنے لگا: یا رسول اللہ! اللہ کی قسم میرا قتل کرنے کا ارادہ نہ تھا، رسول اللہ ﷺ نے مقتول کے وارث سے فرمایا: ”اگر یہ سچا ہوا اور تو نے اسے قتل کر دیا تو تجھے دوزخ میں جانا ہوگا۔“ یہ کن مقتول کے وارث نے قاتل کو چھوڑ دیا۔ (ترمذی، الدیات: ۱۳۹۷)

✳ مدینہ طیبہ میں ایک لڑکی چاندی کے زیورات پہن کر باہر نکلی تو ایک یہودی نے اس سے چھیننے کے لیے اس کا سر دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دیا، پھر وہ پکڑا گیا اور اعتراف جرم کرنے کے بعد اس کا سر بھی دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دیا گیا۔ (بخاری، الدیات: ۶۸۷۷)

قصاص کے سلسلہ میں رسول اللہ ﷺ کی واضح ہدایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پر احسان کرنا فرض کر دیا ہے لہذا جب تم قتل کر دو تو اچھے طریقے سے قتل کرو اور جب تم ذبح کرو تو اچھے طریقہ سے ذبح کرو۔“ (مسلم، الصيد والذبايح: ۵۰۵۵)

قاتل سے قصاص کا مطلب اس کی روح کو نکالنا ہے اس حدیث کے پیش نظر کسی بھی اچھے اور مہذب طریقے سے روح کو نکال دیا جائے (۲۵) سودی عرب میں سزائے موت کا نفاذ نکوار کے ذریعے ہوتا ہے، نکوار سے قاتل کا سر قلم کر دیا جاتا ہے مغربی ممالک میں بھی اس کے لیے مہذب طریقہ رائج ہے۔ امریکہ میں زہریلے ٹیکے کے ذریعے سزائے موت دی جاتی ہے جبکہ برطانیہ میں بجلی کے کرنٹ کے ذریعے اس کا نفاذ کیا جاتا ہے۔ لیکن ہمارے ہاں پھانسی کا طریقہ انتہائی جاہلانہ اور سفاکانہ ہے اس پر مستزاد یہ ہے کہ قاتل کو کئی سالوں تک جیل میں قید کی سزا دی جاتی ہے جو انتہائی تکلیف دہ اور ذیبت ناک ہوتی ہے یہ سزا بھی قصاص پر زیادتی اور ظلم ہے۔ سولی پر اسے قیاس نہیں کیا جاسکتا کیونکہ سولی میں اس کی کوئی مشابہت نہیں جس کی ہم آئندہ کبھی وضاحت کریں گے۔ ان شاء اللہ!



# نبی کریم ﷺ کے حقوق

حرم ————— جناب حافظ محمد سرور ————— نظر ثانی ————— جناب حافظ عبدالحسید ازہر



حمد و ثناء کے بعد:

اے اہل اسلام! بندوں پر اللہ کی نوازشیں بے پناہ ہیں اور ان پر اس کی نعمتیں بے پایاں ہیں۔ اس کی گراں قدر نعمتوں میں سے ایک یہ ہے کہ اس نے اپنی پہچان کروانے اور توحید کی دعوت دینے والے رسول بھیجے، یہ امر اور نبی کے معاملے میں اللہ اور اس کی مخلوق کے درمیان واسطہ ہیں اور اس کے اور بندوں کے درمیان سفیروں کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ﴾ (النحل: 36)

”یقیناً ہم نے ہر قوم میں ایک رسول بھیجا کہ تم

سب اللہ کی بندگی کرو اور طاغوت سے بچو۔“

دنیا اور آخرت کی خوش بختی کا حصول انہی کے واسطے سے ممکن ہے، کھوٹے اور کھرے کی پہچان انہی کے ذریعے ہو سکتی ہے اور ان کے بغیر اللہ کی رضا مندی کو قطعاً حاصل نہیں کیا جاسکتا۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:

”بندوں کے لیے رسالت ضروری اور ناگزیر ہے اور رسالت کی ضرورت ان کے لیے ہر چیز کی ضرورت سے بڑھ کر ہے، رسالت دنیا کی روح، اس کا نور اور اس کی زندگی ہے۔“

زمین والوں کی زندگی اسی وقت تک ہے جب تک ان میں پیغمبروں کے آثار موجود ہیں، جب پیغمبروں کے نشانات زمین سے ختم ہو گئے اور کلیۃ مٹ گئے تو اللہ تعالیٰ زیریں اور بالادوں جہانوں کو تباہ کر دے گا اور قیامت قائم کر دے گا۔ ہمارے نبی محمد ﷺ سب سے افضل پیغمبر ہیں اور آپ ﷺ کی امت کا مرتبہ اور فضیلت بھی آپ ہی کے سبب ہے۔ حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:

”یہ امت اپنے نبی محمد ﷺ کی بدولت فضیلتوں کے میدان میں سب پر سبقت لے گئی ہے۔“

آپ ﷺ ہی کی فضیلت کی وجہ سے آپ ﷺ کے صحابہ کسی بھی نبی کے ساتھیوں میں سب سے اعلیٰ تھے، آپ ﷺ کا زمانہ بہترین زمانہ تھا اور زمانے کو یہ فضیلت آپ ﷺ ہی کے دم قدم سے ملی۔

اللہ کی جانب سے آپ ﷺ کو ملنے والے اس مرتبے ہی کی بدولت آپ ﷺ کے پیروکار سب سے زیادہ ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو تمام لوگوں میں سے منتخب فرمایا اور اولاد آدم کا سردار بنایا، اللہ نے مخلوق میں سے آپ ﷺ کا انتخاب فرمایا اور آپ ﷺ سب سے اعلیٰ ٹھہرے۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

”اللہ نے اولاد اسماعیل میں سے کنانہ کو منتخب

اللہ نے آپ ﷺ کو عظمت عطا کی اور آپ ﷺ کی عمر کی قسم کھائی، آپ ﷺ کو اپنی کتاب میں دوسرے انبیاء کی طرح آپ ﷺ کے نام سے نہیں پکارا بلکہ جب بھی پکارا، نبوت و رسالت کے نام سے پکارا۔

فرمایا، کنانہ سے قریش کو، قریش سے بنی ہاشم کو اور پھر بنی ہاشم سے مجھے منتخب فرمایا۔“ (مسلم)

اللہ نے آپ ﷺ کو عظمت عطا کی اور آپ ﷺ کی عمر کی قسم کھائی، آپ ﷺ کو اپنی کتاب میں دوسرے انبیاء کی طرح آپ ﷺ کے نام سے نہیں پکارا بلکہ جب بھی پکارا، نبوت و رسالت کے نام سے پکارا۔

اللہ نے آپ ﷺ کا سینہ کھولا، آپ کی لغزش معاف کی، آپ کا ذکر بلند کیا اور انبیاء سے آپ ﷺ پر ایمان لانے کا بیان لیا۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْنَاكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ إِصْرِي قَالُوا أَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ﴾ (آل عمران)

”اور (یاد کرو) جب خدا نے تمام پیغمبروں سے یہ

عہد و اقرار لیا تھا کہ میں نے جو تمہیں کتاب و حکمت عطا کی ہے۔ اس کے بعد جب تمہارے پاس ایک عظیم رسول آئے جو تمہاری کتابوں کی تصدیق کرنے والا ہو تو تم اس پر ضرور ایمان لانا اور ضرور اس کی مدد کرنا ارشاد ہوا۔ کیا تم اقرار کرتے ہو؟ اور اس پر میرے عہد و پیمان کو قبول کرتے ہو اور یہ ذمہ داری اٹھاتے ہو؟ انہوں نے کہا ہاں ہم نے اقرار کیا۔ ارشاد ہوا۔ تم سب گواہ رہنا اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔“

ابن کثیر رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:

”آپ ﷺ ہی وہ سب سے بڑے امام ہیں جو کسی بھی زمانے میں ہوتے تو واجب الاطاعت ہوتے اور تمام انبیاء پر مقدم ہوتے، یہی وجہ ہے کہ بیت المقدس میں جب سب انبیاء جمع تھے تو آپ ﷺ ہی ان کے امام بنے۔“

اللہ تعالیٰ نے نبوت اور رسالت کو آپ ﷺ پر ختم فرمادیا:

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ جَلِيلِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ﴾ (الأحزاب: 40)

”محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی مرد کے باپ نہیں ہیں۔ ہاں البتہ وہ اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں۔“

اللہ نے آپ ﷺ کے ذریعے دین کی تکمیل فرمائی۔ فرمایا:

﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَبَشَرْتُكُمْ أَنِ تَرْضَوْا وَتَرْضَىٰ لَكُمْ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾ (البانہ: 3)

”آج میں نے تمہارے لئے دین کو مکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی ہے اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا ہے۔“

اللہ تعالیٰ نے آیات کے ذریعے آپ کی تائید فرمائی، آپ ﷺ پر افضل ترین کتاب نازل کی، آپ ﷺ کے دین کی حفاظت فرمائی اور آپ ﷺ کی نصرت کا وعدہ فرمایا، آپ ﷺ پر ایمان لانا، آپ ﷺ سے محبت کرنا اور آپ ﷺ کی تصدیق کرنا دین کی بنیادوں میں سے ایک بنیاد ہے، اللہ کی وحدانیت کی گواہی کے ساتھ آپ ﷺ کی رسالت کی گواہی ملادی گئی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو عرب و عجم اور جن و انس کی طرف مبعوث فرمایا۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا﴾ (الأعراف: 158)

”اے پیغمبر! (لوگوں سے) کہو اے انسانو! میں تم سب کی طرف اس اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں۔“

اللہ نے آپ ﷺ کو جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا اور آپ ﷺ کی رسالت سے انہیں بے پناہ فائدہ پہنچا۔ جبکہ آپ ﷺ کی رحمت مومنوں کے ساتھ خاص ہے۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿وَرَحْمَةً لِلَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ﴾ (التوبة: 61)

”حالانکہ یہ نبی ایمان لانے والوں کے لئے سراپا رحمت ہیں۔“

کوئی بھی خیر نہیں جو آپ ﷺ نے امت کو نہ بتائی ہو اور کوئی بھی شر نہیں جس سے آپ ﷺ نے امت کو خبردار نہ کیا ہو۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

”میرے پاس جتنی کچھ خیر ہے، میں اسے تم سے ہرگز دریغ نہیں رکھوں گا۔“ (بخاری و مسلم)

جو نبی کریم ﷺ پر ایمان نہ لائے اور آپ ﷺ کی اتباع نہ کرے، اللہ نے اسے آگ کی وعید سنائی ہے۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَإِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ سَعِيرًا﴾ (الفتح: 31)

”اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) پر ایمان نہ لائے تو ہم نے ان کا فروں کیلئے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔“

اہل کتاب پر بھی آپ ﷺ کو ماننا اور آپ کی

پیروی کرنا واجب ہے۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے۔

”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اس امت میں سے کسی بھی یہودی یا عیسائی نے میرا نام سنا، پھر میری رسالت پر ایمان لائے بغیر فوت ہو گیا تو جہنم میں سے ہو گا۔“ (مسلم)

رات ہو یا دن، سفر ہو یا حضر، خلوت ہو یا جلوت، اجتماعی زندگی ہو یا انفرادی الغرض کوئی بھی زمان و مکان ہو، لوگوں کے لیے آپ ﷺ کی رسالت پر ایمان لائے بغیر کوئی چارہ نہیں۔

شیخ الاسلام رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”لوگ کھانے اور پینے سے بلکہ اپنی جان سے بھی زیادہ اس کے ضرورت مند ہیں وہ اگر اس ایمان کو

**رات ہو یا دن، سفر ہو یا حضر، خلوت ہو یا جلوت، اجتماعی زندگی ہو یا انفرادی الغرض کوئی بھی زمان و مکان ہو، لوگوں کے لیے آپ ﷺ کی رسالت پر ایمان لائے بغیر کوئی چارہ نہیں۔**

کھو دیں گے تو یاد رکھیں کہ پیغمبر کو جھٹلانے اور آپ ﷺ کی فرمانبرداری سے منہ موڑنے والے کا بدلہ جہنم ہے۔“

نبی کریم ﷺ ہی کے واسطے سے اللہ نے ہمارا تزکیہ فرمایا اور ہمیں وہ کچھ سکھایا جو ہم نہیں جانتے تھے۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ﴾ (الجمعة: 2)

”وہی ہے جس نے انہی قوم میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا جو ان کو اس کی آیتیں پڑھ کر سنا تا ہے اور ان کو پاکیزہ بناتا ہے اور ان کو کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے اگرچہ اس سے پہلے یہ لوگ کھلی ہوئی گمراہی میں مبتلا تھے۔“

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”ہمیں دین اور دنیا میں کوئی بھی ظاہری یا باطنی نعمت نصیب ہو یا ان دونوں کے معاملے میں کوئی

بھی پریشانی ہم سے دور ہو تو محمد ﷺ ہی اس کے باعث ہیں جو خیر کی راہ دکھاتے اور سعادت کی جانب رہنمائی کرتے ہیں۔“

بندے کے ایمان کی تکمیل صرف نبی کریم ﷺ کی تابعداری سے ممکن ہے۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ﴾ (النساء: 80)

”اور جس نے رسول کی اطاعت کی، اس نے اللہ کی اطاعت کی۔“

قرآن مجید کے تیس سے زائد ایسے مقامات ہیں جہاں اللہ تعالیٰ نے اپنی فرمانبرداری کا حکم دیا اور اپنی اطاعت کے ساتھ آپ ﷺ کی اطاعت کا ذکر کیا اور اپنی نافرمانی کے ساتھ آپ ﷺ کی نافرمانی کا ذکر فرمایا۔

جس نے آپ ﷺ کی فرمانبرداری کر لی، کامیاب ہو گیا۔

﴿وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ

كَانَ قَوْلًا عَظِيمًا﴾ (الأحزاب: 71)

”جو شخص اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت کرے اس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔“

تقوے کا سب سے بڑا، اہم اور بنیادی عنصر یہ ہے کہ تمہا اللہ کی عبادت کی جائے اور تمہا نبی کریم ﷺ کی فرمانبرداری۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ إِلَّا نَحْنُ وَنَحْنُ نَحْكُمُ عَنْهُ﴾ (الحشر: 7)

”جو کچھ رسول (ﷺ) تمہیں دے وہ لے لو اور جس چیز سے وہ تم کو روک دے اس سے رک جاؤ۔“

اسی میں بندے کی زندگی اور خوش بختی ہے۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ﴾ (الأنفال: 24)

”اے ایمان لانے والو، اللہ اور اس کے رسول کی پکار پر لبیک کہو جبکہ رسول تمہیں اس چیز کی طرف بلائے جو تمہیں زندگی بخشنے والی ہے۔“

آپ ﷺ کی نافرمانی میں قتل ہے۔ اللہ نے فرمایا:

﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ



لُصِيبُهُمْ فِتْنَةً أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٢٠﴾

(النور)

”رسول (ﷺ) کے حکم کی خلاف ورزی کرنے والوں کو ڈرنا چاہیے کہ وہ کسی فتنے میں گرفتار نہ ہو جائیں یا ان پر دردناک عذاب نہ آجائے۔“  
جو کوئی پیغمبر ﷺ سے دشمنی رکھے گا، اللہ اسے ذلیل کرے گا۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يُحَادِّثُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ﴾ (السجادہ: 20)

”یقیناً ذلیل ترین مخلوقات میں سے ہیں وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کا مقابلہ کرتے ہیں۔“  
آپ ﷺ کی سنت سے روگردانی کرنے والے کے لیے وعید ہے کہ نبی کریم ﷺ کا اس سے کوئی ناتا نہیں۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

”جس نے میری سنت سے منہ موڑا تو وہ مجھ سے نہیں۔“  
(بخاری و مسلم)

آپ ﷺ کا ایک حق یہ بھی ہے کہ اللہ کی عبادت

آپ ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق کی جائے، اپنی من مانیوں اور بدعتوں کے ساتھ نہیں، رسول اللہ ﷺ کی سنت کے ہوتے ہوئے کسی کی رائے نہیں چل سکتی۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

”جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ مردود ہے۔“ (مسلم)

آپ ﷺ کی محبت دین کے بڑے واجبات میں سے ایک ہے، یہاں صرف محبت کام نہیں دے سکتی بلکہ اس محبت کو تمام مخلوق کی بلکہ اپنی جان کی محبت سے بھی بڑھ کر ہونا چاہیے۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

”تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اس کے والد، اولاد اور تمام لوگوں سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جاؤں۔“  
(بخاری و مسلم)

اسی محبت سے آدمی کو ایمان کی مٹھاس نصیب ہو سکتی ہے۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

”جس شخص میں تین باتیں ہوں گی اسے ایمان کی مٹھاس نصیب ہو جائے گی۔ اللہ اور اس کا پیغمبر

اسے تمام لوگوں سے زیادہ پیارے ہوں، اگر کسی آدمی سے محبت کرے تو صرف اللہ کی خاطر۔۔۔ اور اللہ کی توفیق سے کفر سے نجات پانے کے بعد اسے کفر اتنا ہی ناپسند ہو جتنا کہ آگ میں گرنا۔“  
(بخاری و مسلم)

جی محبت کا اثر فرمانبرداری کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ اللہ نے فرمایا:

﴿قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ﴾ (آل عمران)

”اے نبی! لوگوں سے کہہ دو کہ، اگر تم حقیقت میں اللہ سے محبت رکھتے ہو، تو میری پیروی اختیار کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہاری خطاؤں سے

آپ ﷺ کا ایک حق یہ بھی ہے کہ اللہ کی عبادت آپ ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق کی جائے، اپنی من مانیوں اور بدعتوں کے ساتھ نہیں، رسول اللہ ﷺ کی سنت کے ہوتے ہوئے کسی کی رائے نہیں چل سکتی۔“

درگزر فرمائے گا۔“

نبی کریم ﷺ سے سچی محبت کرنے والا آخرت میں آپ ﷺ ہی کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا۔  
اے اللہ کے پیغمبر ﷺ! ایسے آدمی کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے جو کچھ لوگوں سے محبت کرتا ہے لیکن ان سے نہیں مل سکا؟

تو اللہ کے پیغمبر ﷺ نے جواب دیا:

”آدمی اسی کے ساتھ ہو گا جس کے ساتھ محبت کرے۔“ (بخاری و مسلم)

آپ ﷺ کی محبت کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ پر اور آپ ﷺ کی لائی ہوئی شریعت پر ایمان لایا جائے، آپ ﷺ کی فرمانبرداری کی جائے، آپ ﷺ کی سنت کو پسند کیا جائے، آپ ﷺ کے علوم پھیلانے جائیں، آپ ﷺ کے حکم کی تعظیم کی جائے، آپ کے دوستوں سے محبت کی جائے اور آپ ﷺ کے دشمنوں سے دشمنی رکھی جائے۔ آپ کا فرمان ہے:

”دین خیر خواہی کا نام ہے۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے

پوچھا کہ اے اللہ کے پیغمبر ﷺ! کس کی خیر خواہی؟  
آپ ﷺ نے فرمایا:  
”اللہ کی، اس کی کتاب کی، اس کے پیغمبر ﷺ کی، مسلمان فرمانرواؤں کی اور عام مسلمانوں کی۔“ (مسلم)

آپ ﷺ کی تعظیم و توقیر دین کی بنیادوں میں سے ایک بنیاد اور آپ ﷺ کی بعثت کے تقاضوں میں سے ایک ناگزیر تقاضا ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِذَا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا لِّتُؤْمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ وَتُسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا﴾ (الفتح)

”اے نبی! ہم نے تم کو شہادت دینے والا، بشارت دینے والا اور خبردار کر دینے والا بنا کر بھیجا ہے تاکہ اے لوگو، تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کا ساتھ دو، اس کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح کرتے رہو۔“

صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

”رسول اللہ ﷺ کے حقوق بے پناہ، انتہائی اہم اور عظیم ہیں اور ہمارے لیے ان کی ادائیگی اس سے بھی زیادہ ضروری ہے جتنی غلاموں کے لیے آقاؤں کے حقوق کی اور اولاد کے لیے والدین کے حقوق کی ادائیگی ضروری ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ ہی کے واسطے سے ہمیں آخرت کی آگ سے نجات عطا کی اور آپ ﷺ ہی کے وسیلے سے دنیا میں ہماری روحوں، ہماری جانوں، ہماری عزتوں، ہمارے مالوں ہماری اولادوں اور ہمارے اہل و عیال کو حفاظت عطا کی۔“

آپ ﷺ ہی کے ذریعے اللہ نے ہمیں وہ راہ دکھائی کہ جس پر ہم چل پڑیں تو جنتوں میں جا پہنچیں۔  
سب سے بڑھ کر آپ ﷺ کا مرتبہ آپ ﷺ کے صحابہ نے پہچانا۔ حضرت عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”اللہ کی قسم! میں نے بادشاہوں کے دربار دیکھے ہیں، میں نے کسریٰ، قیصر اور نجاشی کو بھی دیکھا ہے۔ اللہ کی قسم! میں نے کسی بادشاہ کو نہیں دیکھا

کہ جس کے ساتھ اس کی اتنی عزت کرتے ہوں جتنی محمد ﷺ کے ساتھی ان کی عزت کرتے ہیں۔ جب آپ ﷺ بولتے ہیں تو وہ اپنی آوازیں پست کر لیتے ہیں اور ازراہ تعظیم آپ ﷺ کی جانب آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتے۔“ (بخاری)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے ساتھ سب سے بڑھ کر محبت کرنے والے تھے۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر میری نگاہوں میں کوئی بھی معزز نہیں تھا اور آپ ﷺ سے زیادہ مجھے کوئی محبوب نہیں تھا۔“ میں آپ ﷺ کی تعظیم کے سبب آپ ﷺ کو آنکھ بھر کر نہیں دیکھ سکتا تھا، اگر مجھ سے آپ ﷺ کا حلیہ بیان کرنے کا سوال کیا جائے تو میں بیان نہیں کر سکوں گا کیونکہ میں نے آنکھ بھر کر آپ ﷺ کو دیکھا ہی نہیں۔“ (مسلم)

جو شخص آپ ﷺ کی

سیرت اور سنت کو جان لے یا آپ ﷺ کی سیرت کا تذکرہ سنے اور پھر خود اپنے ساتھ انصاف کرنے والا ہو تو ایسا شخص بے اختیار آپ ﷺ سے محبت کرے گا۔ عیسائی بادشاہوں نے بھی آپ ﷺ کا تذکرہ سن کر بے اختیار آپ ﷺ کی تعظیم کی۔ ہر قل نے کہا تھا کہ ”اگر میں اس کے پاس ہوتا تو اس کے پاؤں دھوتا۔“ (بخاری و مسلم)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”اس نے صرف پاؤں کا ذکر اس لیے کیا کہ اگر وہ آپ ﷺ کے پاس پہنچنے میں کامیاب ہو گیا تو آپ سے کوئی عہدہ یا منصب نہیں مانگے گا بلکہ وہ چیز مانگے گا جس سے برکت حاصل ہو۔“

رسول اللہ ﷺ کا سب سے اعلیٰ ادب یہ ہے کہ آپ ﷺ کے حکم کے سامنے مکمل طور پر تسلیم خم کیا جائے اور آپ ﷺ کی دی ہوئی خبر کی تصدیق کی جائے اور اسے قبول کیا جائے۔

یہ بھی آپ ﷺ کے ادب کا ایک تقاضا ہے کہ آپ ﷺ کی بات کو نہیں بلکہ آپ ﷺ کی بات کی بنیاد

پر دوسروں کے خیالات کو بے حیثیت قرار دیا جائے۔ آپ ﷺ کی بات کے سامنے کوئی قیاس نہ پیش کی جائے اور آپ ﷺ کی بات کی قبولیت کو کسی دوسرے کی موافقت پر منحصر نہ رکھا جائے۔

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”وحی کے مقابلے میں عقل کی حیثیت ایسے ہی ہے جیسے عالم و مفتی کے مقابلے میں ایک عامی مقلد کی، بلکہ اس سے کہیں فروتر۔“

آپ ﷺ کا سب سے بڑا حق یہ ہے کہ آپ ﷺ کو عبودیت اور رسالت کا وہی مرتبہ دیا جائے جو آپ ﷺ کو آپ کے پروردگار نے دیا ہے۔ لہذا نہ تو آپ ﷺ کو بلند کر کے ربوبیت کے اس مرتبے تک پہنچا دیا جائے کہ اللہ کو چھوڑ کر آپ ﷺ کو پکارا جانے لگے اور نہ ہی

آپ ﷺ کی سیرت اور سنت کو جان لے یا آپ ﷺ کی سیرت کا تذکرہ سنے اور پھر خود اپنے ساتھ انصاف کرنے والا ہو تو ایسا شخص بے اختیار آپ ﷺ سے محبت کرے گا۔

آپ ﷺ کو آپ ﷺ کے مرتبے سے کم کیا جائے کہ آپ ﷺ کی اتباع ہی چھوڑ دی جائے۔

اے پیروان اسلام! ہمارے نبی محمد ﷺ اللہ کے سچے پیغمبر ہیں، اللہ نے ان سے محبت کی اور ہمیں ان کے ساتھ محبت کا حکم دیا، اللہ نے آپ ﷺ کو مبعوث کیا اور ہمیں آپ ﷺ کی تصدیق کا حکم دیا۔ اللہ نے آپ ﷺ کی تائید کی اور ہمیں آپ ﷺ کی شریعت کو تھامنے کا حکم دیا، اللہ ہی نے آپ ﷺ کو عزت عطا کی اور ہمیں آپ کے دفاع کا حکم دیا، کوئی بھی شخص آپ پر ایمان لائے بغیر اور آپ کے نقش قدم پر چلے بنا جنت میں نہیں جاسکے گا۔ آدی جوں جوں آپ ﷺ کے نقش قدم کو اپنائے گا، توں توں اس کا درجہ بلند ہوتا جائے گا۔

جو کوئی آپ ﷺ سے یا آپ ﷺ کی سیرت سے نفرت کرے گا، اللہ اسے ذلیل و رسوا کرے گا اور اسے بے یار و مددگار کر دے گا۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿إِنْ شَاءَ رَبُّكَ هُوَ الْبَاقِي﴾ (الکوثر)

”آپ ﷺ کا دشمن ہی جزو کائنات ہے۔“

ہر امت اپنے نبی اور اس کے ساتھیوں کی تعظیم کرتی

ہے، اس امت کے لیے بھی شرف کی سب سے بڑی بات یہی ہے کہ اپنے نبی کی تعظیم کرے اور آپ ﷺ کے صحابہ سے محبت کرے، اسی میں سر بلندی اور سعادت ہے اور اسی سے یہ امت دوسری قوموں سے آگے بڑھ سکتی ہے۔

﴿لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ﴾ (التوبة)

”دیکھو! تم لوگوں کے پاس ایک رسول آیا ہے جو خود تم ہی میں سے ہے، تمہارا نقصان میں پڑنا اس پر گراں گزرتا ہے، تمہاری فلاح کا وہ حریص ہے، ایمان لانے والوں کے لیے وہ شفیق اور رحیم ہے۔“

### دوسرا خطبہ

اے اہل اسلام! اللہ نے اپنے لیے بقاء لکھی ہے اور مخلوق کے لیے فناء، زمین اور آسمان میں موجود ہر چیز فانی ہے، اللہ کے علاوہ کوئی بھی باقی نہیں بچے گا، اللہ ہی ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے اور اسے کوئی موت نہیں۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿كُلُّ مَن عَالَمًا قَانٌ ۖ وَ يَبْقَىٰ وَجْهَ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ﴾ (الرحمن)

”ہر چیز جو اس زمین پر ہے فنا ہو جانے والی ہے۔ اور صرف تیرے رب کی جلیل و کریم ذات ہی باقی رہنے والی ہے۔“

جولیا ہے، وہ بھی اسی کا تھا اور جو دیا تھا، وہ بھی اسی کا ہے اور اس کے ہاں ہر شے کی ایک میعاد مقرر ہے۔ دنیا کو ایک انتہائی غم انگیز اور کرناک خبر پہنچی ہے کہ خادمِ حریم شریفین شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز رحمہ اللہ فوت ہو گئے ہیں۔

عظیم قائدین میں سے ایک منفرد رہنما، جنہوں نے قرآن اور سنت کو اپنے معاملات کا دستور بنایا اور حریم کے اس خطے میں شریعت کے احکام نافذ کیے، ایک ایسا بادشاہ جسے اپنے دین پر فخر تھا، جس نے اسلام کے شعائر کو بالادستی دی، توحید کا جھنڈا لہرایا، شرک و بدعت اور خرافات کا خاتمہ کیا، اپنے کندھوں پر خدمتِ اسلام کا بوجھ اٹھایا اور بیت اللہ اور مسجد نبوی میں عظیم تعمیراتی کام کروائے۔ لاکھوں مسلمانوں کو قرآن کے نئے عطا کیے تاکہ وہ دنیا کے مختلف گوشوں میں اس کی تلاوت کریں،



بج فرمایا اللہ رب العزت نے:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾

کائنات کے لوگو! اگر دولت مند ہو تو مکہ کے تاجر اور بحرین کے خزینہ دار کو دیکھو غریب یا بے کس ہو تو شعب ابی طالب کے محصور اور مہمان مدینہ سے سبق حاصل کرو۔ اگر بادشاہ ہو تو سلطان عرب کا حال پڑھو اگر فاتح ہو تو مجاہد بدر و حنین اور فاتح مکہ کی شان دیکھو اگر استاد اور معلم ہو تو درس گاہ صفہ کے معلم سے رہنمائی حاصل کرو اگر واعظ یا خطیب ہو تو عکاظ اور ذوالحجاز کے وعظ اور مسجد نبوی کے خطیب کے خطبے سنو اگر یتیم ہو تو عبداللہ کے جگر گوشے اور آمنہ کے لعل کو دیکھو اگر جوان ہو تو عکے کے چرواہے کی سیرت دیکھو۔

اگر قاضی یا جج ہو تو صحن بیت اللہ میں حجر اسود کے پاس کھڑے جج کی طرف دیکھو شوہر ہو تو سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے سرتاج اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے شوہر نامدار کو دیکھو اولاد والے ہو تو سیدہ زینب سیدہ رقیہ سیدہ ام کلثوم اور سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہن کے بابا کو اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کے نانا کی زندگی سے سبق حاصل کرو۔

ارے! تم جو بھی ہو جہاں بھی ہو جس حال میں بھی ہو ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾

آؤ! ذرا نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں چل کر دیکھتے ہیں کہ جہاں فروہ معان کا رئیس ذوالکلاع ہے حمیر کا رئیس عامر بن شہر موجود ہے ہمدان کا رئیس فیروز دہلی ہے تو مرکبوز یمن کے رئیس عبید اور جعفر بھی تشریف فرما ہیں اور ان کے پہلو میں سیدنا بلال سیدنا یاسر سیدنا خباب سیدنا عمار سیدنا ابولقلیہ غلام اور ان کے علاوہ سیدہ سیدہ زینبہ نہدیہ اور سیدہ ام عیس کی لونڈی معلم انسانیت کی شاگرد ہیں۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود وایاز نہ کوئی بندہ رہا نہ کوئی بندہ نواز ادھر دیکھو یہ کون ہیں؟ یہ سیدنا ابوبکرؓ ہیں سیدنا عمرؓ ہیں سیدنا عثمانؓ ہیں سیدنا علیؓ ہیں سیدنا معاویہؓ ہیں سیدنا خالد بن ولیدؓ ہیں سیدنا سعد بن ابی وقاصؓ ہیں سیدنا ابوسعیدؓ ہیں الجراح ہیں اور یہ سیدنا عمرو بن العاصؓ جیسے فاتحین عالم ہیں۔ سیدنا سعدؓ نے ایران اور عراق کا تاج شاہی اتار کر



جناب پروفیسر  
ابو حمزہ سعید بن جعفر السعیدی

عظمت مصطفیٰ ﷺ

طرف سے اور اس کے ہاتھوں سے مسلمانوں میں غلام اور لونڈیاں تقسیم کی جا رہی ہیں خاتون جنت کی سردار اور ان کی اپنی لخت جگر سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا جگر گوشہ رسول خدمت میں حاضر ہو کر اپنے ہاتھوں کے چھالے اور سینے و چھاتی کے زخم دکھا کر عرض کرتی ہیں کہ سید العرب و انجم! میرے پیارے ابا جان! گھر کے کام کر کر کے میری یہ حالت ہو گئی ہے آپ مجھے بھی ایک غلام یا لونڈی عنایت کر دیں۔ تو جواب دیتے ہیں کہ تم رات کو سوتے وقت ۳۳ بار ”سبحان اللہ“ ۳۳ بار ”الحمد للہ“ اور ۳۳ بار ”اللہ اکبر“ پڑھ لیا کرو۔ یہ غلام اور لونڈیاں ہمارے لیے نہیں ہیں۔

حاتم طائی کے فرزند اور اپنے قبیلے کے رئیس عدی بن حاتم عیسائی آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر انگشت بدنداں رہ جاتے ہیں بارگاہ نبوت کی صورت حال دیکھ کر فیصلہ نہیں کر پاتے وہ سوچتے ہیں کہ محمد کو بادشاہ سمجھوں یا پیغمبر؟ آپ کے ظاہری جاہ و جلال کے پیچھے عاجزی و انکساری تواضع اور فروتنی کو دیکھ کر ان کی آنکھوں سے پردے ہٹ جاتے ہیں اور ان کا دل گواہی دیتا ہے کہ یہ پیغمبرانہ شان ہے گلے سے عیسائیت کا نشان صلیب اتار کر محمد کی غلامی کا حلقہ زیب گلو کر لیتے ہیں۔

ایک ضعیف الاسناد حدیث میں ہے کہ حضرت محمد ﷺ کی پیدائش کے وقت آواز آئی کہ محمد کو ملک ملک پھراؤ! ان کو سمندر کی تہوں میں لے جاؤ تاکہ ساری دنیا ان کو پہچان لے۔ ان کو آدم کا خلق نوح کی شجاعت ابراہیم کی دوستی اسماعیل کی زبان اسحاق کی رضا صالح کی فصاحت لوط کی حکمت موسیٰ کی سختی ایوب کا صبر یونس کی اطاعت یوشع کا جہاد داؤد کی آواز داانیاہ کی محبت یحییٰ کی سی پاک دامنی اور عیسیٰ کا ساز ہد عطا کر دو اور تمام پیغمبروں کے اخلاق میں اسے غوطہ دو۔

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری  
آنچہ خواباں ہم دارند تو تنہا داری

کاش کہ ہو جائے یہاں انوار کی بارش ایمان کے شیشوں پہ بہت دھول پڑی ہے رہبر انسانیت ہادی کائنات تاجدار مدینہ سرور قلب وسینہ حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کی عظمت کے کیا کہنے وہ روز اول سے ابد تک پوری کائنات میں سب سے افضل اور کامل ترین انسان ہیں۔ ہمیں آپ کی حیات طیبہ میں بیک وقت اس قدر متنوع اوصاف نظر آتے ہیں جو تاریخ میں کبھی بھی کسی نے بھی کسی ایک انسان میں ایک جان نہیں دیکھے گئے۔ وہ بادشاہ ایسا ہے کہ پورا عرب اس کی مٹھی میں ہے اور وہ اس کے باوجود اپنے آپ کو اس قدر عاجز اور بے بس قرار دیتا ہے کہ قسم اٹھاتے ہوئے کہتا ہے ”اس اللہ کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے۔“

وہ دولت مند ایسا کہ خزانوں کے خزانے اونٹوں پر لدے ہوئے اس کے دارالحکومت میں آتے ہیں اور وہ خود اتنا محتاج کہ دو دو مہینے تک اس کے گھر میں چولہا نہیں جلتا اور کئی کئی وقت اس پر فاقے سے گزر جاتے ہیں۔ سپہ سالار ایسا کہ تین سو تیرہ جاں نثاروں کو ساتھ لے کر مسلح فوجوں کے مقابلے میں نکل آتا ہے۔ صلح پسند ایسا کہ ہزاروں جاں نثاروں کی معیت کے باوجود حدیبیہ کے مقام پر صلح کے کاغذ پر بے چوں و چراں دستخط کر دیتا ہے۔ وہ بہادر ایسا کہ ہزاروں کے مجھے میں تنہا کھڑا ہو جائے اور نرم دل ایسا کہ اس نے کبھی انسانی خون کا ایک قطرہ بھی اپنے ہاتھ سے نہیں بہایا۔ اور عین اس وقت جب وہ عظیم فاتح کی صورت میں نظر آتا ہے وہیں پیغمبرانہ معصومیت اور مجسمہ غفور و درگزر بن کر سامنے آ جاتا ہے۔ اور عین اس وقت جب ہم اسے شاہ عرب کہہ کر پکارنا چاہتے ہیں وہ گھجور کی چھال کا تکیہ لگائے کردری چارپائی پر بیٹھا ایک درویش نظر آتا ہے۔

عین اس دن جب اس کی مسجد کے صحن میں مال غنیمت کے انبار لگے نظر آتے ہیں اس کے اپنے گھر میں فاقوں کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ ایک اور دن جب ان کی

”ایمان کی سادھ سے کچھ اوپر شائیں ہیں اور حیا (بھی) ایمان کی شاخوں میں سے ایک شاخ ہے۔“  
(صحیح بخاری)

ایک اور حدیث مبارکہ میں بیان ہے کہ اگر انسان میں حیا نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ حضرت ابوسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:  
”کلمات نبوت میں سے جو لوگوں نے پایا ہے یہ جملہ بھی ہے، یعنی جب تم کو حیا نہ رہے تو جو جی چاہے کرو۔“ (صحیح بخاری)

عصر حاضر میں ہم جن خرافات کا شکار ہیں ان میں مغرب کی اندھی تقلید بہت زیادہ نمایاں ہے۔ ہم یہود و نصاریٰ کی پیروی کو ترقی پسندی اور اسلامی اقدار کو قدامت پسندی کا نام دے کر نہ صرف اپنی بلکہ اپنی آئندہ نسلوں کی دنیا و آخرت تباہ کر رہے ہیں مگر ہمیں کوئی ہوش نہیں جب کہ رسول کریم ﷺ نے ساڑھے چودہ سو سال پہلے ہی آج کا نقشہ کھینچ کر ہمیں دور حاضر کے فتنوں سے بچنے کی تلقین کی۔ ایک حدیث مبارکہ میں اس حوالہ سے ذکر ہے ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”تم لوگ اپنے سے پہلے لوگوں کی (ایسی زبردست پیروی کرو گے (حتیٰ کہ) ایک ایک بالشت اور ایک ایک گز پر (یعنی ذرا سا بھی فرق نہ ہوگا) حتیٰ کہ اگر وہ لوگ کسی گاوہ کے سوراخ میں داخل ہوئے ہوں گے تو تم بھی داخل ہو گئے، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! پہلے لوگوں سے یہود و نصاریٰ مراد ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا پھر اور کون مراد ہو سکتا ہے۔“ (صحیح بخاری)

ذرا غور کیجیے کہ آج ہم وہی کام کر رہے ہیں جس سے ہمیں ہمارا خالق و مالک اور دین روکتا ہے، ہم وہی کر رہے ہیں جس سے ہمیں ہمارے پیارے رسول ﷺ نے منع فرمایا۔ یہاں یہ بھی سوچئے کہ اگر ہم اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں، کلمہ پڑھ کر اللہ پاک کے احکامات کے تابع زندگی بسر کرنے کا اعلان کرتے ہیں اور آپ ﷺ سے محبت کا ڈھنڈورا پیٹتے ہیں تو کیا یہود و نصاریٰ کی پیروی کر کے ہم خود اپنے دعوؤں کی نفی نہیں کر رہے؟ اگر ایسا ہے تو یہ بھی سوچیں کہ پھر روز محشر ہم کس منہ سے اللہ پاک اور رسول کریم ﷺ کا سامنا کریں گے اور اگر غیر مسلموں کی مشابہت و پیروی کے باعث ہمارا شمار بھی ان کے ساتھ ہوا تو ہمارے پاس کیا رہ جائے گا.....؟

## ویلنٹائن ڈے

## بشیر

پڑجوا اجتماع منعقد ہوتا ہے اس کو ”عید الحب“ بھی کہا جاتا ہے۔ اس موقع پر شادی شدہ و غیر شادی شدہ جوڑے اسلامی تعلیمات کے منافی ایک دوسرے کو پیغام محبت دیتے ہیں، جس سے اخلاقی و مذہبی زوال اور پستیوں کی راہ ہموار ہوتی ہے اور مزید برائیاں پرورش پاتی ہیں۔ اسلام میں مرد و زن کے آزادانہ تعلقات کا کوئی تصور نہیں بلکہ شرعی احکامات مسلم معاشرہ میں لڑکے، لڑکی کے آزادانہ میل ملاپ کی ممانعت کرتے ہیں اور بڑی وضاحت کے ساتھ بتایا گیا ہے کہ

﴿إِنَّ الدِّينَ يُحْيِيهِمْ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الدُّنْيَا أَمْثَلُوا لَهُمْ عَذَابَ آلِيمٍ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ﴾  
(النور: ۱۹)

”بیشک جو لوگ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ مسلمانوں میں بے حیائی پھیلے ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے، اور اللہ (ایسے لوگوں کے عزائم کو) جانتا ہے تم نہیں جانتے۔“

قرآن کریم میں متعدد مقامات پر اس حوالہ سے تفصیلی بیان ملتا ہے۔ اس آیت مبارکہ میں بھی ان لوگوں کی مذمت اور ان پر دنیا و آخرت کے عذاب کی وعید ہے کہ جو ایسی خبریں مشہور کرتے یا باتیں پھیلاتے ہیں گویا وہ یہ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں بدکاری اور فحاشی پھیل جائے، بلاشبہ ویلنٹائن ڈے منانے کا مقصد مشرک رویوں اور عیسائیوں کی مشابہت اختیار کرنا ہے۔ اس حوالہ سے ایک حدیث مبارکہ میں بیان ہے حضرت عمرو بن شعیبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جس نے ہمارے علاوہ کسی اور کی مشابہت اختیار کی اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں، یہود و نصاریٰ کی مشابہت اختیار نہ کرو، یہودیوں کا سلام انگلیوں کے اشارے سے اور عیسائیوں کا سلام ہاتھ سے اشارہ کرنا ہے۔“ (ترمذی)

غور فرمائیے کہ یہاں یہود و نصاریٰ کی طرز پر سلام کرنے سے بھی منع کیا جا رہا ہے جب کہ ہم ان کے تہوار منا رہے ہیں، جس سے معاشرہ میں فحاشی و عریانی پھلتی ہے۔ جب کہ اسلام میں حیا کو ایمان کی شاخ قرار دیا گیا ہے اس حوالہ سے ایک حدیث پاک میں آتا ہے ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

اسلام کے قدموں میں لاؤ! سیدنا عمرو بن العاصؓ نے سرزمین فرعون اور وادی نیل کو چھین کر اقلیم اسلامی میں شامل کر دیا، ذرا ادھر دیکھو! فقیر منش عمر بن الخطابؓ داماد نبی علی بن ابی طالبؓ عبد اللہ بن عباسؓ عبد اللہ بن مسعودؓ عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ سیدہ ام سلمہؓ ابی بن کعبؓ معاذ بن جبلؓ زید بن ثابتؓ اور عبد اللہ بن زبیرؓ جیسے اہل علم، فقہاء، قراء اور ماہرین علوم قرآن تشریف فرما ہیں۔

ذرا آگے چلیے! یہ ابو ہریرہؓ ہیں، ابو موسیٰ اشعریؓ ہیں، انس بن مالکؓ ہیں، ابوسعید خدریؓ، عبادہ بن صامتؓ، جابر بن عبد اللہ اور براء بن عازبؓ جیسے سینکڑوں عظیم القدر صحابہ ہیں جو نبی رحمت ﷺ کے ہزاروں اقوال و افعال کے راوی ہیں۔ ادھر ایک کونے میں سیدنا مصعب بن عمیرؓ تشریف فرما ہیں جو اسلام سے پہلے ریشم و حریر کے بیش قیمت لباس زیب تن کرتے اور بہت زیادہ ناز و نعم میں پلے بڑھے تھے اور قبول اسلام کے بعد تن پر پورا لباس بھی نہ رہا۔ دنیا سے خلعت شہادت سے سرفراز ہو کر عالم عقیٰ کو سدھارے تو کفن کے لیے ایک چھوٹی سی چادر، سر ڈھانپنے تو پاؤں باہر نکل جاتے، پاؤں ڈھانپنے جاتے تو سر سے چادر کھسک جاتی۔ چنانچہ انہیں سر پر چادر اور پاؤں پر گھاس ڈال کر جنت کے باغیچے میں رکھ کر اللہ کے سپرد کر دیا گیا۔ رضی اللہ عنہ وارضاه۔

قارئین کرام! ہمارا ایمان ہے کہ پوری کائنات میں آپ ﷺ کے سوا کوئی دوسرا شخص عالم گیر نما ہو ہی نہیں سکتا، اسی لیے تو رب کائنات نے اپنے محبوب نبی سے کہلویا: اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو..... اگر تم سہ سالار ہو تو میری پیروی کرو..... اگر سپاہی ہو تو میری پیروی کرو..... اگر استاد ہو تو میری اتباع کرو..... اگر دولت مند ہو تو میری طرف دیکھو..... اگر غریب ہو تو مجھ سے سبق سیکھو..... اگر تم حاکم یا قوم کے خادم ہو تو میری اطاعت کرو..... الغرض تم جو بھی ہو جہاں بھی ہو جس حال میں بھی ہو میری زندگی تمہارے لیے بہترین نمونہ ہے

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ

حَسَنَةٌ﴾

زندگیاں بیت گئیں اور قلم ٹوٹ گئے  
پرتری زندگی کا اک باب بھی پورا نہ ہوا



# حوصلہ مندی اور حلم و بردباری

تجربہ

جناب مولانا عبدالملک مجاہد

سے بنا ہوتا تھا۔

معن نے اس کا شعر سن کر سر ہلایا اور گویا ہوا کہ جس بات کا تم ذکر کر رہے ہو اس سے میں ناواقف نہیں اور نہ ہی میں اسے بھولا ہوں۔ اعرابی نے پھر دوسرا شعر پڑھ دیا: ”بڑی پاک ہے وہ ذات جس نے تجھے حکومت کی گدی کی زینت بنایا اور تجھے چار پائی پر بیٹھنا سیکھایا۔“

معن بن زائدہ کہنے لگا: میرے عربی بھائی! یہ کوئی تیرے فضل و کرم کا نتیجہ نہیں بلکہ میرے اللہ کے فضل و کرم سے ہے۔ اعرابی نے ایک اور شعر پڑھ دیا۔ کہنے لگا: ”اللہ کی قسم! میں معن بن زائدہ کے سہارے ایک دن بھی زندگی نہیں گزار سکتا اور نہ ہی اس کی حکمرانی سے مرعوب ہو کر کبھی سلام کا نذرانہ پیش کر سکتا ہوں۔“

معن بن زائدہ نے کہا: ”اے عربی بھائی! سلام کرنا اسلام میں سنت ہے، اگر تم سلام کرو گے تو اس کا اجر ملے گا اور اگر سلام نہ کرو گے تو گناہ اٹھاؤ گے۔“

اس کے بعد اعرابی نے یہ شعر پڑھا: ”جس ملک میں تم بٹے ہو، میں اسے چھوڑ کر چلا جاؤں گا، اگر چہ شام کو سرحد سمیت مجھے (پینڈل سفر کر کے) ملے کرنا پڑے۔“

معن بن زائدہ نے کہا: عربی بھائی! اگر تم رہو گے تو ہم سے خیر اور بھلائی کی امید رکھو اور اگر چلے جاؤ گے تو سلامتی کی دعائیں تمہارے ساتھ رہیں گی۔“

پھر اعرابی نے یہ شعر پڑھا:

”اے ناقص عورت کے بیٹے! میرے لیے کچھ زاد سفر کا بندوبست کر دے کیونکہ اب میں نے (تیری حکومت سے) کوچ کرنے کا پختہ ارادہ کر لیا ہے۔“

معن بن زائدہ نے اپنے خادم سے کہا: اسے ایک ہزار دینار دے دو تا کہ جب وہ ہم سے دور ہوگا اور ہماری سرزمین سے کوچ کر جائے گا تو ان کو اپنے مصرف میں استعمال کرے گا۔“

اعرابی نے پھر یہ شعر پڑھا:

جو کچھ تم نے مجھے دیا ہے وہ بہت کم ہے کیونکہ میں نے تجھ سے بہت زیادہ کی امید باندھی تھی۔“

معن بن زائدہ نے خادم سے کہا: اسے حرید ایک

ایک تھکے دیا اور ارشاد فرمایا: ”تمہارے اندر دو خصلتیں ایسی ہیں جو اللہ کو نہایت پسند ہیں حدیث کے الفاظ اس طرح ہیں: ”الحلم والاناۃ“ حلم و بردباری اور کام میں حوصلہ مندی۔

بلاشبہ کسی بھی آدمی میں حلم و بردباری بہت بڑی خوبی ہوتی ہے۔ معن بن زائدہ کا نام عربوں میں حوصلہ مندی اور بردباری کے حوالہ سے بڑا مشہور تھا۔ یہ شخص عربوں کے مشہور قبیلہ بنی شیبان سے تعلق رکھتا تھا۔ نہایت امیر کبیر اور لوگوں میں بہت سخی، رحم دل شخص کی حیثیت سے معروف تھا۔ اپنی سخاوت، حوصلہ مندی اور بردباری کی بدولت ضرب المثل تھا۔

عربوں کے ہاں یہ بات معروف تھی کہ اسے کوئی شخص غصہ نہیں دلا سکتا۔ اس نے اپنے غصے، عناد اور تکبر کو عقل و شعور اور حلم و بردباری کا تابع بنا رکھا تھا۔ یہ حقیقت ہے کہ جو شخص بھی معروف ہوگا اس کے کچھ حاسد بھی ہوں گے۔ ایک مرتبہ اس کے کچھ ناقصین بیٹھے تھے۔ معن کے حوالے سے گفتگو ہو رہی تھی کہ اسے کوئی شخص غصہ نہیں دلا سکتا۔ ایک اعرابی مجلس میں بیٹھا تھا اس نے کہا کہ میں معن بن زائدہ کو غصہ دلا سکتا ہوں۔ حاضرین نے کہا کہ اگر تم اسے غصہ دلانے میں کامیاب ہو گے تو ہم تمہیں سرخ اونٹنیاں انعام دیں گے۔ اعرابی وہاں سے معن بن زائدہ کی مجلس کی طرف چل دیا۔

قارئین کرام! ذرا غور کریں کہ اپنے علاقے کا معروف سردار اور سرکردہ آدمی اپنی مجلس میں بہت سارے لوگوں کے ساتھ بیٹھا ہوا ہے اور وہی بد نہایت گستاخانہ انداز میں اس کی مجلس میں داخل ہوا۔ نہ سلام کیا، نہ ہی اجازت طلب کی اور اس کی جگو میں اشعار پڑھنا شروع کر دیئے۔ اصل مزاح تو عربی الفاظ میں ہے مگر اس کے ترجمہ پر اکتفا کرتے ہیں۔ (ترجمہ)

”کیا تجھے وہ زمانہ یاد ہے جب بکری کی کھال تیری پوشاک ہوتی تھی اور تیرا جوتا اونٹ کی کھال

کسی بھی معزز معاشرے میں کچھ اعلیٰ روایات ہوتی ہیں، خواہ اس معاشرے کا تعلق زمانہ جاہلیت سے ہو یا اسلامی عہد سے، وہ اخلاقی قدروں کی پاسداری کرتا ہے۔ اسلام میں ان اعلیٰ اخلاقی قدروں کو نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھا گیا ہے۔ بعض لوگ بہت جلد باز ہوتے ہیں جو بغیر سوچے سمجھے فیصلہ کرتے ہیں اور پھر اس غلط فیصلہ پر پچھتاتے ہیں۔ اگر یہ غلط فیصلہ کوئی سردار، کوئی لیڈر یا قوم کا سربراہ کر بیٹھے تو اس کی سزا مدتوں بھگتنا پڑتی ہے۔ عربی زبان کا ایک مقولہ ہے ”الحلم سید الاخلاق“ تحمل و بردباری سرچشمہ اخلاق ہے۔ اگر کسی شخص کے اعلیٰ اخلاق کو پہچانا ہو تو دیکھیں کہ وہ کتنا حوصلہ مند ہے۔ حلیم شخص بڑا صابر، شاکر، متواضع اور کریم ہوتا ہے۔ ہر معاملے میں نرمی برتا ہے۔ ایسے لوگ معاشرے میں بے حد مقبول اور بے پناہ شہرت کے حامل اور پسندیدہ ہوتے ہیں۔

اللہ کے رسول ﷺ کے پاس ایک وقت آیا کہ پورے عرب سے وفود آنا شروع ہوئے۔ کوئی اسلام قبول کرنے کے لیے تو کوئی اسلام کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے آتا تھا۔ ایک مرتبہ ایک قافلہ آیا جس کے سردار شیخ عبد قیس تھے۔ اب اس کو شوق کہیں یا بے پناہ محبت کہ جیسے ہی قافلہ مدینہ منورہ پہنچا لوگوں نے اپنے اونٹ بٹھائے اور دوڑتے ہوئے اللہ کے رسول ﷺ کی طرف بھاگے۔ مگر سالار قافلہ شیخ عبد قیس کی شان نزالی تھی، اس نے اپنا اونٹ بٹھایا اور مسجد نبوی کا رخ کرنے کی بجائے اپنی قیام گاہ کی طرف گئے، غسل کیا اور صاف ستھرے کپڑے پہنے۔ یقیناً خوشبو بھی لگائی ہوگی اور خوب بن سنور کر اللہ کے رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جبکہ ان کے دیگر رفقاء جس طرح سفر میں گرد و غبار سے اٹے ہوئے تھے اسی طرح اللہ کے رسول ﷺ کے پاس پہنچ گئے۔ جب شیخ، اللہ کے رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اللہ کے رسول ﷺ نے ان کو

ہزار دینار دے دو۔

اعرابی نے اس مرتبہ یہ اشعار پڑھے: (ترجمہ)  
”اللہ تعالیٰ سے میری دعا ہے کہ وہ تجھے ایک  
زمانے تک زندہ رکھے۔ تیری جود و سخاوت تو  
ٹھانٹیں مارتے ہوئے سمندر کی مانند ہے۔ حقیقی  
جود و سخا، کرم و احسان کی پہچان تیری ہی ذات  
سے ہے۔ اس روئے زمین پر تیری کوئی نظیر نہیں  
پائی جاتی۔“

یہ سن کر معن بن زائدہ نے اپنے خادم سے کہا:  
اے مزید ایک ہزار دینار دے دو۔ اعرابی گویا ہوا: اے  
امیر! دراصل میں نے آپ کے حلم و بردباری کے بارے  
میں لوگوں سے جو کچھ سن رکھا تھا اس کا امتحان لینے کے  
لیے آیا تھا۔ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے آپ کے اندر حلم  
و بردباری اور جود و سخا کی صفات آنکھی کر دی ہیں۔ اگر یہ  
دو صفات زمین کے پورے باشندگان پر بانٹ دی جائیں  
تو ان کو کفایت کر جائیں۔

معن بن زائدہ نے اپنے خادم سے پوچھا: اعرابی  
کو اس نظم پر کتنے دینار دیئے ہیں؟ خادم نے کہا: تین  
ہزار دینار۔

معن بن زائدہ نے کہا: اس کی نثر پر تین ہزار دینار  
اور دے دو۔

خادم نے مزید تین ہزار دینار اعرابی کو دے  
دیئے۔ اعرابی یہ بھاری رقم لے کر شکریہ ادا کرتے ہوئے  
اور روتے ہوئے واپس ہوا۔

معن بن زائدہ نے پوچھا: اے عربی بھائی! کس  
بات پر تیرے یہ قیمتی آنسو بہہ رہے ہیں؟  
اعرابی نے عرض کیا: مجھے یاد آگیا کہ تیرے جیسے  
پیکر صفات انسان کو بھی ایک دن آغوش موت میں چلے  
جانا ہے۔ پھر اس نے یہ اشعار پڑھے:

”تیری عمر کی قسم ہے! مال کا لٹ جانا اور  
گھوڑے یا اونٹ کا مرجانا کوئی مصیبت نہیں۔  
بلکہ اصل مصیبت تو یہ ہے کہ کسی کریم آدمی کا  
انتقال ہو جائے جس کی وفات سے ایک خلق کثیر  
مر جاتی ہے۔“

قارئین کرام! اللہ کے رسول ﷺ کی بے شمار  
خوبیوں میں ایک خوبی یہ بھی کہ آپ ﷺ کا تحمل آپ ﷺ

کے غصہ پر غالب تھا۔ تورات شریف میں اللہ کے  
رسول ﷺ کی جو خوبیاں بیان کی گئی ہیں ان میں مذکورہ  
صفت کے ساتھ اس صفت کا بھی ذکر ہے کہ ان سے بد  
ترین جاہلانہ رویہ اپنانے کے باوجود ان کے حلم میں اضافہ  
ہی ہوتا چلا جائے گا۔

سیرت نگاروں نے اللہ کے رسول ﷺ کے خادم  
خاص سیدنا انس بن مالکؓ کے حوالے سے ذکر کیا ہے کہ  
وہ ایک مرتبہ اللہ کے رسول کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ کے  
جسم اطہر پر گاڑھے حاشیے والی چادر تھی۔ ایک بدو آیا اور  
اس نے آپ ﷺ کی چادر اتنی زور سے کھینچی کہ آپ کے  
مبارک کندھے پر نشان پڑ گئے۔ پھر وہ نہایت بد تمیزی  
سے کہنے لگا: اے محمد (ﷺ)! میرے ان دو اونٹوں پر  
اللہ کا مال لدواؤ اور ہاں سن لو! یہ مال تمہارا ہے اور نہ  
تمہارے باپ کا ہے۔ آپ بدو کی اس بے ہودہ گفتگو پر  
خاموش رہے۔ تھوڑی دیر کے بعد فرمایا: سنو! مال تو اللہ کا دیا  
ہوا ہے، میں اس کا بندہ ہوں لیکن تم نے مجھ سے جو بد تمیزی  
کی ہے اس کا بدلہ تو لیا جاسکتا ہے۔ اس نے کہا کہ آپ کی  
بات تو درست ہے مگر میں جانتا ہوں کہ آپ ایسا کریں گے  
نہیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: آخر کیوں؟ وہ بولا: ”لانک لا  
تکافى بالسینة السینة“ اس لیے کہ آپ برائی کا  
جواب برائی سے نہیں دیتے۔ اللہ کے رسول ﷺ اس کا  
جواب سن کر مسکرائے دیئے۔ پھر حکم دیا کہ بدو کے ایک  
اونٹ پر جو اور دوسرے پر کھجوریں لاد دی جائیں۔ قارئین  
کرام! یہ ہے ہمارے پیارے رسول ﷺ کے اعلیٰ اخلاق  
کی ایک جھلک۔ کیا دنیا میں ان جیسا کوئی اور ہے؟

قارئین کرام! یاد رکھئے کہ جن لوگوں نے دلوں پر  
حکومت کی وہ حوصلہ و بردباری کی اعلیٰ صفات سے متصف  
تھے اور وہ لوگوں کے سچے خادم ہوتے ہیں۔



نبی کریم کے حقوق

بقیہ

مسلمانوں میں الفت و اتفاق بڑھانے کے لیے انہوں  
نے ہر ممکن کوشش کی، ارد گرد کے ممالک میں فتوں کی  
موجیں جوش مار رہی ہیں لیکن انہوں نے اپنی حکمت،  
بصیرت اور اللہ کی تائید سے اپنے ملک میں امن و امان  
اور خوشحالی کو فروغ دیا۔

اپنی رعایا کے ساتھ مہربانی اور شفقت کا سلوک  
کرنے والے تھے، زندگی بھر پاکیزہ روی، اعلیٰ ظرفی اور  
عمدہ اخلاق پر گامزن رہے، اپنی رعایا سے محبت کی تو  
جواب میں بھی محبت ملی، اس طرح وہ بہترین فرمانرواؤں  
میں سے ایک تھے۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

”تمہارے بہترین فرمانروا وہ ہیں جن سے تم محبت  
کرو اور وہ تم سے محبت کریں، وہ تمہارے لیے دعا  
کریں اور تم ان کے لیے دعا کرو۔“ (مسلم)  
اللہ کا فضل ہے اور اس ملک میں شریعت الہی کے  
نفاذ کی برکت ہے کہ تمام ارباب بست و کشاد اور پوری  
رعایا نے سلمان بن عبدالعزیز کے لیے اس ملک کے  
بادشاہ کی حیثیت سے بیعت کی ہے۔ وہی شرعی بیعت جس  
کا ثبوت کتاب و سنت میں ہے جس میں محبت و الفت  
سلامتی اور خیر خواہی کے جذبات ہیں۔ اسی طرح رعایا نے  
ولی عہد کی حیثیت سے امیر مقرر بن عبدالعزیز کی بھی  
بیعت کی ہے جو شاہ سلمان کی مدد، تائید اور اعانت کی ذمہ  
داری نبھائیں گے۔

اے اللہ! خادم حرمین شریفین شاہ سلمان بن  
عبدالعزیز کو ایسے کاموں کی توفیق دے جن میں اسلام اور  
مسلمانوں کی بہتری ہو، اے اللہ! اس کے ذریعے اپنے  
دین اور کلمے کو بلند فرما، اس کے اقوال و افعال کو سدھار  
دے اور اسے اسلام اور مسلمانوں کا اثاثہ بنا۔ آمین!



علامہ عبدالعزیز حنیف رحمہ اللہ کراچی کے دورے پر  
✽ علامہ عبدالعزیز حنیف سینئر نائب امیر مرکزی جمعیت  
الہدیٰ پاکستان 14 فروری کو نجی دورہ پر اسلام آباد سے کراچی روانہ  
ہو گئے ہیں۔ وہاں ان کا قیام تقریباً 15 دن ہوگا۔ احباب مندرجہ  
ذیل نمبر پر ان سے رابطہ کر سکتے ہیں۔ 0300-5137301  
منجانب: ایم این اے سلفی اسلام آباد 0300-5317158

سیرت سید البشر ﷺ اہلحدیث کانفرنس  
✽ مؤرخہ 12 جنوری بروز سوموار بعد نماز مغرب جامع  
مسجد یلین اہلحدیث چکی تحصیل پنڈی گھیب میں ایک عظیم الشان  
سالانہ سیرت سید البشر ﷺ اہلحدیث کانفرنس منعقد ہوئی جس  
میں مقامی علماء کرام کے علاوہ حضرت مولانا سرفراز حیدر صاحب  
اور مولانا اعطاء اللہ خان سہیل نے خطابات فرمائے۔  
منجانب: شعبہ نشر و اشاعت اہلحدیث یوتھ فورس ضلع انک

تہذیب اس معاملے میں حد کمال کو پہنچی ہوئی ہے۔ یہ ایسی تہذیب ہے جس نے انسانیت کے لئے خالص سعادت کی ضمانت دی ہے۔

**تیسری خصوصیت:** یہ ہے کہ یہ تہذیب کوئی ملکی یا قومی یا نسلی تہذیب نہیں بلکہ صلیح معنوں میں انسانی تہذیب ہے، یہ انسان کو بحیثیت انسان کے خطاب کرتی ہے اور اس شخص کو اپنے دائرے میں لے لیتی ہے جو توحید، رسالت، کتاب اور یوم آخرت پر ایمان لائے۔ اس طرح سے اس تہذیب نے ایک ایسی قومیت بنائی ہے جس میں بلا امتیاز رنگ و نسل و زبان ہر انسان داخل ہو سکتا ہے۔

**چوتھی خصوصیت:** ہماری تہذیب کی چوتھی خصوصیت یہ ہے کہ وہ اپنے میلان و رجحان کے اعتبار سے پوری انسانیت پر حاوی ہے، اور اپنے پیغام اور مشن کے اعتبار سے آفاقی و عالم گیر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دوسری ہر تہذیب صرف ایک ہی نسل اور ایک ہی قوم کے ناموروں پر فخر کر سکتی ہے، لیکن اسلامی تہذیب ان تمام اقوام و قبائل کے سپوتوں پر فخر کر سکتی ہے جنہوں نے مشترکہ طور پر اس قصر تہذیب کی تعمیر میں مدد دی، مثلاً ائمہ کرام ابوحنیفہ، مالک، شافعی، احمد غلیل، سیبویہ، فراء وغیرہ رحمہم اللہ۔

**پانچویں خصوصیت:** ہمہ گیری و آفاقیت کے ساتھ اسلامی تہذیب کی نمایاں خصوصیات کا زبردست ڈسپلن اور اس کی طاقت و گرفت ہے جس سے وہ اپنے تبعین کو شخصی و اجتماعی حیثیت سے اپنے آئین کا پابند بناتی ہے۔ اس طریقہ سے اسلامی تہذیب کو جو زبردست نفوذ و اثر حاصل ہوا وہ کسی دوسری تہذیب کو نصیب نہیں ہوا۔

**چھٹی خصوصیت:** یہ ہے کہ یہ تہذیب علم کے سچے اصولوں پر ایمان رکھتی ہے اور پاکیزہ ترین اصول و عقائد کو اپنا مرکز قرار دیتی ہے اور اس خصوصیت میں بھی کوئی تہذیب اس کی شریک نہیں، پھر ہماری اسلامی تہذیب وہ واحد تہذیب ہے جو دین کو ریاست سے جدا نہیں کرتی، لیکن اس کے باوجود ان دونوں کے استخراج سے ان خرابیوں میں سے کوئی خرابی پیدا نہیں ہوتی جس سے یورپ قرون وسطیٰ میں دوچار ہوا تھا۔

تہذیبوں کی تاریخ میں اسلامی تہذیب کے یہ بعض

## اسلامی تہذیب کے چند درخششاں پہلو

تحریر: جناب مولانا محمد عمران سلفی

اور یہ زندگی کا نصب العین ہوتا ہے۔ نیز ہم جسے تہذیب کہتے ہیں اس کے معنی، دین، ایمان، دھرم، قانون اور علم کے سائے میں زندگی بسر کرنا، اپنی محنت سے اس زندگی کو درست رکھنا، نیک حوصلوں سے اس کو رونق دینا اور صنعت و تجارت کے ذریعہ سے وہ چیز حاصل کرنا جن سے آرام پہنچتا ہے وغیرہ ہیں۔ نیز تہذیب ثقافت کی ایک شاخ ہے جس میں تحریر کا استعمال، شہروں کا وجود، سیاسی رد و بدل اور پیشہ وارانہ تخصص شامل ہے۔ جدید دور کے محققین نے تہذیب کے اندر ہر طرح کے تکنیکی علوم کو شامل کیا ہے۔ ثقافت کی طرح ہر شخص تہذیب میں اپنا کردار ادا نہیں کرتا اور یہ اس کے لئے ضروری بھی نہیں اور ثقافت کی طرح ترقی میں تہذیب ایک اہم کردار ادا کرتی ہے۔

ایک دینی مفکر نے اسلامی تہذیب اور اس کے مبادیات پر روشنی ڈالتے ہوئے تہذیب اور ثقافت کو ہم معنی لفظ قرار دیا ہے، ان کے نزدیک علوم و آداب، فنون لطیفہ، صنائع بدائع، اطوار معاشرت، انداز تمدن اور طرز سیاست تہذیب کے نتائج و مظاہر ہیں۔

### اسلامی تہذیب کی چند نمایاں خصوصیات:

**پہلی خصوصیت:** یہ ہے کہ اسلامی تہذیب عقیدہ توحید کی اساس پر قائم ہے، چنانچہ یہ اولین تہذیب ہے جو الہ واحد کی طرف دعوت دیتی ہے، جس کی بادشاہی اور حکومت میں اس کا کوئی شریک نہیں، صرف اسی کی عبادت کی جانی چاہئے۔ چنانچہ اس عقیدے کا اسلامی تہذیب پر اتنا زبردست اثر پڑا کہ وہ تمام پہلی تہذیبوں سے ممتاز ہو گئی۔

**دوسری خصوصیت:** اسلامی تہذیب کی دوسری خصوصیت یہ ہے کہ اس نے اخلاقی اصولوں کو اپنے پورے نظام اور اپنی ساری سرگرمیوں میں اولین مقام عطا کیا۔ حکومت، علوم و فنون، قانون سازی، صلح و جنگ، اخلاقی اصولوں کی تطبیق کو ہمیشہ مد نظر رکھا ہے بلکہ اسلامی

اسلام ایک کامل و مکمل دین اور فطری نظام حیات ہے۔ اسلام میں جہاں عبادت کے طریقے سکھائے گئے ہیں وہیں زندگی بسر کرنے کے کچھ تہذیب و آداب سکھائے گئے ہیں۔ دنیا کی کوئی بھی قوم بغیر تہذیب کے قائم نہیں، منجملہ تہذیبوں میں سے ہماری اسلامی تہذیب بھی ہے۔ لیکن مغربی تہذیب کو اس بات پر بڑا ناز اور گھمنڈ ہے کہ وہ انسانی تاریخ کی سب سے متقدم اور ترقی یافتہ تہذیب ہے جس نے اپنی کرنوں سے سارے جہان کو منور کیا ہے۔ مگر صاحب علم و فہم اور معمولی بصیرت والے بھی یہ مشاہدہ کر رہے ہیں کہ یہ تہذیب کھوکھلی اور تاریک تر ہے، جس نے فی الواقع دنیا کو سطحی طور پر کچھ روشنی بہم پہنچائی ہے مگر اس نے انسانی معاشرے کے اخلاق، روحانیت اور انسانیت کی اندرونی دنیا کو مختلف امراض و مشکلات سے دوچار کر کے اسے موت سے بدتر زندگی جینے پر مجبور کر دیا ہے۔

### تہذیب کا لغوی مفہوم:

تہذیب کا لغوی معنی آراستگی، پاکیزگی، شائستگی، خوش اخلاقی، اصلاح، صفائی، تمدن، فلاح، تربیت، ذہنی ترقی، طہور انسانیت، اختیار آداب، اخلاق و عادات اور رکھ رکھاؤ ہے۔ اسی سے شاعر کا قول ہے:

یہ دشنام کس طرح آئی تمہیں  
یہ تہذیب کس نے سکھائی تمہیں  
انگریزی میں اس کے لئے کلچر (Culture) کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے جس کا معنی ”ہل چلانا“ یا ”کھیتی باڑی“ کرنا ہے۔

### تہذیب کا اصطلاحی مفہوم:

تہذیب ایک ایسا نظام اجتماعی ہے جو انسان کو ثقافتی ثمرات کے حصول میں زیادہ سے زیادہ مدد دیتا ہے۔ بعض محققین نے تہذیب کی اصطلاحی تعریف یوں کی ہے:

تہذیب وہ معیار ہے جس پر زندگی پرکھی جاتی ہے



چنانچہ قرون وسطی کی تہذیب و ثقافت میں علم کی فراوانی کا یہ حال تھا کہ لوگ تحصیل علم کو فرض اولین اور کسب معاش کو فرض دوم سمجھتے تھے۔

### اسلامی تہذیب میں مساوات کا جوہر:

اسلام انسان کی عظمت، انسانیت کی مساوات اور اخوت کا علم بردار ہے، رنگ و نسل اور زبان و قومیت کے اختلاف کو جغرافیائی اور تاریخی حالات و حوادث کا نتیجہ قرار دیتا ہے۔ چنانچہ ہماری لازوال تہذیب کی انسان دوستی کا یہ ایک ایسا پہلو ہے کہ جس نے انسانوں کے درمیان حقیقی مساوات کی بنیادیں مضبوط کیں، بغیر یہ لحاظ کئے کہ کس کا رنگ کیا ہے اور کس کا نسبی تعلق کس سے ہے؟ چنانچہ قرآن مجید کا اعلان ہے۔

﴿إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاهُ﴾

”اللہ کے نزدیک تم سب میں سے باعزت وہ ہے جو سب سے زیادہ ڈرنے والا ہے۔“

اسی طرح نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

[لَا فَضْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلَى عَجَمِيٍّ، وَلَا لِعَجَمِيٍّ عَلَى عَرَبِيٍّ، وَلَا لِأَحْمَرٍ عَلَى أَسْوَدَ وَلَا أَسْوَدَ عَلَى أَحْمَرٍ، إِلَّا بِالتَّقْوَى]

”خبردار! کسی عربی کو کسی عجمی پر کوئی فضیلت نہیں اور نہ ہی کسی عجمی کو کسی عربی پر کوئی فضیلت ہے اور نہ کسی گورے کو کسی کالے پر اور نہ کسی کالے کو کسی گورے پر کوئی فضیلت ہے مگر تقویٰ کے ذریعہ۔“

سوچئے تو ذرا کہ اسلامی تہذیب کے اصول و مبادی کا یہ پہلو کس قدر روشن ہے، اور انسان کا مقام اس اسلامی تہذیب کے اصول و مبادی میں کس قدر بلند ہے، لوگ سب کے سب سیاہ فامی کو عیب تصور کرتے تھے اور کالوں کو گویا انسانوں میں شمار ہی نہ کرتے تھے۔ لیکن جب ہماری اسلامی تہذیب آئی تو اس نے ان سب باطل معیاروں کا قلع قمع کر دیا۔ مختصراً یہ کہ ہماری اسلامی تہذیب نے سیاہ فاموں اور گورے رنگ والوں کے درمیان کسی قسم کا کوئی طبقاتی فرق روا نہیں رکھا، بلکہ ہماری اسلامی تہذیب ایک ایسی حقیقی انسانی تہذیب ہے جس کی نظر میں انسانیت کی قدر و قیمت ہے۔

### اسلامی تہذیب میں مذہبی رواداری:

اسلامی تہذیب میں مذہبی رواداری کے باب میں

خصوصاً سائنسی و عملی میدانوں میں دور دور تک مسلمانوں کا ہم پلہ کوئی نہ تھا، دنیا و آخرت دونوں پر مسلمانوں کی نظر تھی اور وہ ان دونوں کو بہتر بنانے میں لگے رہے یہ وہ دور تھا جب یورپ بربریت اور جہالت میں ڈوبا ہوا تھا، سیاست و حکومت اور تہذیب و تمدن کا کوئی تصور سرے سے وہاں موجود نہ تھا اور دنیا کی بڑی بڑی تہذیبیں تباہ ہو چکی تھیں، اس وقت مسلمان اٹھے اور انہوں نے ایک صدی میں ہندوستان سے فرانس اور چین سے افریقہ تک کے علاقوں میں ایک نئی تہذیب قائم کر دی، جابجا مسجدیں بنوائیں، علم و فن کے بڑے بڑے مراکز قائم کئے، جابجا کتب خانے اور درس گاہیں قائم کیں۔ چنانچہ ”رابرٹ بریفلٹ“ لکھتا ہے کہ ”عربوں کے یہاں اتنے نفیس سوتی اور ریشمی لباس تھے جنہوں نے نیم عریاں لوگوں کو لباس کا شوقین بنا دیا۔ ڈاکٹر ڈرپر لکھتا ہے کہ: ”جب یورپ جہالت کے اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا تو قرطبہ اور غرناطہ کی درس گاہوں میں حصول علم کے بڑے بڑے فانوس جگمگ رہے تھے، کتب اکٹھا کرنے کا جنون مسلمانوں میں عام تھا، سلاطین و امراء کیا عام مسلمان بھی کتابوں کا ذخیرہ کرنا تہذیب و ثقافت کا جزو سمجھتے تھے۔“

ابن ندیم لکھتے ہیں: ”بغداد میں محمد بن حسین ابی بکرہ کا کتب خانہ لا جواب تھا۔ یاقوت حموی رقم طراز ہیں کہ: ”سلطان بہاؤ الدولہ کے وزیر ابو نصر سابور کے کتب خانے سے بہتر کوئی کتب خانہ نہ تھا۔“

چنانچہ ہمارے اسلاف نے بھی خود تصنیف کے انبار لگا دیئے تھے، ہزاروں علماء و ادباء ایسے گذرے ہیں جن کی تصانیف کی تعداد سو سے اوپر ہے، مثلاً: ابن تیمیہ نے پانچ سو، جلال الدین سیوطی نے ساڑھے پانچ سو، امام غزالی دو سو، ابن عربی ڈھائی سو کتابوں کے مصنف تھے۔ مسلمان ہی پہلے وہ لوگ تھے جنہوں نے سائنس پر کما حقہ توجہ دی۔ یوں تو مسلمانوں کے طبی کارناموں کی فہرست بڑی طویل ہے مگر مختصراً یہ کہ انہوں نے روشنی، نظر، کسوف، خسوف، بادو باراں، حیوانات، نباتات، خواص اشیاء وغیرہ پر لاتعداد کتب لکھیں۔ طب میں اسلام نے ہزار ہا علماء پیدا کئے۔ فلسفہ اور دیگر علوم مابعد الطبیعیات میں مسلمانوں نے بیش قیمت اضافے کئے، علم تاریخ مسلمانوں ہی نے صحیح اور سائنسی بنیادوں پر مدون کیا،

خصائص و امتیازات ہیں جو پوری دنیا کے لئے موجب حیرت تھے، چنانچہ اسلامی تہذیب کی انہی خصوصیات کو دیکھ کر ”رابرٹ بریفلٹ“ نے اس کا ذکر کچھ اس طرح سے کیا ہے کہ ”جس روشنی سے تہذیب کا چراغ ایک دفعہ پھر روشن ہوا وہ یونانی اور رومی ثقافت کے ان شراروں سے نہیں اٹھی جو یورپ کے کھنڈروں میں سلگ رہے تھے، یہ روشنی شل سے نہیں آئی بلکہ اس سلطنت کے جنوبی حملہ آور یعنی عرب اپنے ساتھ لائے تھے۔“

### اسلامی تہذیب ابتدائی عہد میں:

تہذیب و تمدن ثقافت کی دو بڑی شاخیں ہیں اسلامی تہذیب میں بھی ان شاخوں نے اتنا بھر پور کردار ادا کیا ہے کہ آج تہذیب و ثقافت کو جدا جدا مفہوم میں بیان کرنا مشکل ہو گیا ہے۔ ابتدائی عہد کی اسلامی تہذیب یقیناً عرب تہذیب سے ایک حد تک جدا گانہ تھی، اس امر کو یوں بھی بیان کیا جاسکتا ہے کہ ”عرب بت پرست تھے“ حضرت محمد ﷺ کی برکت نبوت سے وہ چند برس میں توحید پرست ہو گئے اور خانہ کعبہ بتوں سے پاک ہو گیا۔ ”السلام علیکم“ تہذیب کا ایک اہم اور بنیادی جزو بن گیا۔ بدلے اور ظلم کی جگہ اخوت اور بھائی چارگی نے لے لی۔ عورتوں اور بیٹیوں کو قتل کرنے پر مجبور محض سمجھنے کی جگہ انہیں بھی قابل قدر مقام مل گیا۔ طاقتوروں کا کوئی مقام نہ رہا، مظلوموں اور بیواؤں کی دادرسی ہونے لگی۔ جوا، قتل، شراب نوشی اور ایسی دیگر برائیوں کا قلع قمع ہو کر ایک صالح معاشرہ بننے کے آثار پیدا ہو گئے۔ پاکیزگی، صفائی اور پانچ وقت کی نماز جزو زندگی بن گئی۔ دنیا میں پہلی بار باقاعدہ نظام تعلیم اور درس گاہوں کا اجراء ہوا، اس سے پہلے مقامی اساتذہ اور ان کی درس گاہیں محدود تعداد میں ہوا کرتی تھیں۔ شرم و حیا اسلامی تہذیب و ثقافت کا اہم جزو بن گئی۔ عدل و انصاف کا دور دورہ ہوا، یہاں تک کہ عدل فاروقی آج بھی دنیا میں ضرب المثل ہے۔ اطاعتِ امیر عام مسلمانوں کا طرہ امتیاز بن گئی، خالد بن ولیدؓ کی معزوری ایک اہم مثل ہے۔ چنانچہ ان تمام امور کی اہم مثالیں تاریخ اسلام میں بکھری ہوئی ہیں۔

### اسلامی تہذیب قرون وسطیٰ میں:

قرون وسطیٰ میں سقوط بغداد (تیرہویں صدی عیسوی) میں اسلامی تہذیب و تمدن اپنے عروج پر تھا،

چند اصول و مبادی اس طرح بیان کئے جاتے ہیں:  
① تمام سادوی دین ایک ہی سرچشمہ سے پھوٹتے ہیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ مَا وَضَىٰ بِهِ نُوحًا وَ  
الَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا وَضَيْنَا لَهُ إِبْرَاهِيمَ  
مُؤْمِنًا وَعَیَسَىٰ أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا تَتَفَكَّرُوا  
فِيهِ﴾ (الشوری: 13)

دین کے ایجاب و قبول میں کوئی جبر و اراہ (زبردستی) نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿لَا اِكْرَاهُ فِي الدِّينِ﴾ (البقرہ)  
دوسری جگہ ارشاد ہے:

﴿فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُكْفُرْ﴾  
(الکہف: 29)

تمام ادیان و مذاہب کی عبادت گاہیں قابل احترام و حفاظت ہیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَلَوْ لَا دَفَعُ اللَّهُ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ  
لَهَيَّ مَتَّ صَوَاعِقُ وَيَبِيعُ وَصَلَوْتُ وَمَسْجِدُ  
يُذَكِّرُ فِيهَا اسْمُ اللَّهِ كَثِيرًا﴾ (الحج: 40)

چنانچہ امن و سلامتی کی حالت میں حسن خلق، نرمی، ضعیفوں سے رحم دلی، اقرباء اور پڑوسیوں کے ساتھ رواداری کا مظاہرہ ہر قوم کر سکتی ہے، لیکن جنگ کی حالت میں لوگوں کے ساتھ منصفانہ معاملہ کرنا، دشمنوں سے نرم سلوک کرنا، بچوں، عورتوں اور بوڑھوں کے ساتھ رحم دلی کا مظاہرہ کرنا ہر قوم کے بس کی بات نہیں، ایسی حالت میں ہماری واحد اسلامی تہذیب ہے جس کے اکابر نے سخت ترین جنگی حالات میں بلند ترین عادلانہ و منصفانہ انسانیت کا مظاہرہ کیا، چنانچہ اسلامی تہذیب کے جنگی اصول و مبادی کو صرف تین لفظوں میں پیش کیا جاسکتا ہے،

انصاف، رحم اور وفائے عہد۔

**اسلامی تہذیب میں حسن سلوک اور رحم و شفقت کا کردار:**

ہماری اسلامی تہذیب اپنے اصولوں اور طرز عمل کے لحاظ سے ایسے لطیف انسانی شعور کی پیامبر بن کر اور ایسے رحیمانہ روپ میں سامنے آئی جو کسی گذشتہ تہذیب کو نصیب نہ ہوا اور نہ اسلامی تہذیب کے بعد کسی قوم کو میسر آیا، یعنی انسانوں سے رحم و شفقت کا سلوک کرنا تو درکنار حیوانات سے رحم و شفقت کا سلوک ہماری اسلامی تہذیب

میں پایا جاتا ہے۔ ہماری اسلامی تہذیب نے سب سے پہلے یہ اعلان کیا کہ حیوانات بھی انسان کی طرح ایک مخلوق ہیں اور وہ رحم و شفقت کے مستحق ہیں جس طرح ایک انسان رحم و شفقت کا مستحق ہے۔

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

[الراحمون یرحمهم الرحمن، ارحموا اهل الارض یرحمکم من فی السماء]

رحم کرنے والوں پر رحم کرنا ہے، اے زمین والو! رحم کرو اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے گا دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

[اتقوا فی هذه البهائم المعجمة، فارکبوها صالحة واطرکوها صالحة.]

ان حیوانات کے معاملے میں اللہ تعالیٰ کا خوف کرو جو بول نہیں سکتے ان پر سواری کرو جب کہ وہ اس کے قابل ہوں اور انہیں چھوڑ دو جب کہ وہ اچھی حالت میں ہوں۔ بعض اوقات حیوانات کے ساتھ سنگ دلانہ برتاؤ کی وجہ سے ایک آدمی جہنم میں بھی داخل ہو سکتا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[دَخَلَتْ امْرَأَةُ النَّارِ فِي هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا، فَلَمْ تَطْعَمْهَا، وَلَمْ تَدْعُهَا تَأْكُلْ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ]

ایک عورت محض ایک بلی کی وجہ سے جہنم کی سزا کی مستحق ہوئی کہ اس نے اس کو باندھ رکھا تھا نہ کچھ کھانے کو دیا اور نہ آزاد چھوڑا تا کہ وہ کیڑے کوڑے کھا لیتی۔

**مسلمانوں کے چند تہذیبی مراکز:**

مسلمانوں کی تہذیب کا ایک اجمالی تعارف تو گذشتہ سطور میں پیش کیا جا چکا ہے، یہاں مسلمانوں کے چند اہم شہروں کی تہذیبوں کی ایک جھلک پیش کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

**بغداد عہد عباسیہ میں:**

عباسی خلفاء نے عراق کے شہر بغداد کو اپنا پایہ تخت بنایا تو دنیا بھر سے اہل علم و ہنر یہاں اکٹھے ہو گئے۔ سلطنت عباسیہ کے عہد میں شہر بغداد آبادی، خوبصورتی، علوم و فنون، تہذیب و ثقافت اور رکھ رکھاؤ کے لحاظ سے دنیا میں اول نمبر کا شہر تھا۔ امراء سلطنت کے محل سنگ مرمر کے بنے ہوئے تھے، دریائے دجلہ شہر کے درمیان سے گزرتا تھا، لوگوں کے پینے کے لئے میٹھا اور صاف پانی

مہیا ہوتا تھا، بغداد میں بے شمار مساجد، مدارس اور جامعات تھے، طلباء کو وظائف دیئے جاتے تھے، عدل و انصاف کا چرچہ دور دور تک تھا، علم و ادب کا دور دورہ تھا، الف لیلیٰ کی مشہور داستان یہیں لکھی گئی۔

**قرطبہ اموی دور میں:**

یہ اسپین کا ایک شہر ہے، شہر کے سامنے وادی الکبیر کا پل تھا، لاتعداد مدارس تھے، تعلیم مفت دی جاتی تھی، کتب خانے بے شمار تھے، قرطبہ کی جامع مسجد آج بھی مسلمانوں کی اس تہذیب و تمدن کی نشاندہی کر رہی ہے، ان دونوں بڑے مراکز کے علاوہ بے شمار چھوٹے مراکز بھی ہیں جو مختلف علاقوں مصر، شام، ترکستان، ہندوستان میں وجود میں آئے، چنانچہ قاہرہ، دمشق، بصرہ، سمرقند، بخارا، دہلی، لکھنؤ، مالدیپ وغیرہ میں مسلمانوں کی تہذیب و ثقافت آج بھی قابل ذکر ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ دنیا کے اندر انصاف پسند اور مسادات کی تعلیم دینے والی اگر کوئی تہذیب ہے تو وہ اسلامی تہذیب ہے۔ اس لئے آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنی تہذیب کو خود اپنائیں اور اس کی خوبیوں اور اچھائیوں کو لوگوں کے سامنے پیش کریں، تا کہ دنیا جان لے کہ ہماری اسلامی تہذیب نہ صرف گونا گوں خصوصیات کی حامل ہے بلکہ ساری دنیا کی امن و سلامتی کی ضامن ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں مغربی تہذیب کے شکنجوں اور اس کی برائیوں سے بچائے اور اسلامی تہذیب کو اپنانے کی توفیق دے، آمین!



**”الجمادیہ“ کی توسیع و اشاعت**

✽ محترم جناب قاری محمد اسماعیل ساجد ناظم مرکزی جمعیت راجن پور نے نہایت جانفشانی کے ساتھ 15 افراد کے نامہفت روزہ الجمادیہ جاری کروایا اور 40 خریداروں سے زیر تعاون جمع کر کے بدست مولانا محمد یحییٰ راہی ارسال کیا۔  
✽ محترم جناب ڈاکٹر خالد محمود بمبلی ناظم مرکزی جمعیت ضلع امگ نے 15 نئے خریدار بنائے۔

✽ جناب مفتی کفایت اللہ شاہ ناظم تبلیغ پنجاب نے مزید 7 نئے خریدار بنائے۔

ادارہ ان احباب کی اس مسلسل جدوجہد پر شکر پہ ادا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ (ادارہ)

# ویلنٹائن ڈے کی حقیقت اور شرعی احکامات

تحریر: جناب امیر فضل عوان

یوم عاشقان یا ویلنٹائن ڈے کے حوالہ سے ایک اور کہانی بھی موجود ہے جو نہایت شرم ناک ہے، یہاں بتایا جاتا ہے کہ سینٹ پال ویلنٹائن نامی پادری اپنے چرچ میں موجود ایک راہبہ پر مرعنا اور دونوں کے درمیان ناجائز تعلقات پرورش پانے لگے، جب ان جسمانی تعلقات کا علم ذمہ داران کو ہوا تو انہوں نے کلیسا کا قانون توڑنے پر دونوں کو سولی چڑھا دیا، چونکہ رومی قوم شروع سے ہی تفریق، کھیل کود کی دلدادہ رہی ہے اس لئے انہوں نے ان دنوں کے جسمانی تعلقات کو محبت کا نام دے کر اظہار عقیدت کے طور پر ہر سال پھول چڑھانا شروع کر دیئے یہ سلسلہ بتدریج جشن کی صورت اختیار کر گیا۔ اسی طرح جیسے لیڈی ڈیانا اور اس کے محبوب کی یاد میں ہر سال اہل لندن ملکہ کے محل کے باہر پھولوں کے ڈھیر لگا دیتے ہیں یا 8/11 کے خود ساختہ ڈرامہ میں ہلاک ہونے والوں کے لئے پھول چڑھائے جاتے ہیں، دلچسپ امر یہ ہے کہ تاریخی دستاویزات میں ایسے کسی واقعہ کی کوئی سند نہیں ملتی۔ تاریخی حوالوں میں ویلنٹائن نامی 3 پادریوں کا ذکر ملتا ہے تاہم ان کے حالات زندگی میں اس کے سوا اور کوئی ذکر نہیں ملتا کہ ان کو سزائے موت ہوئی تھی۔

پاکستان میں ویلنٹائن ڈے کا پھر پورا آغاز مشرف دور میں ہوا کہ جب انہوں نے پاکستان کو عالمی سطح پر ترقی پسند ریاست متعارف کروانے کی پالیسی اپنائی تو اس عیسیٰ اور بہت سی خرافات ہمارے معاشرہ میں جگہ بنانے میں کامیاب ہو گئیں۔ دلچسپ امر یہ ہے کہ دشمنان اسلام نے یہ نقب اسلام کے قلعہ یعنی پاکستان میں لگا لگا اور اس غیر اسلامی دن کو معاشرہ کا حصہ بنا دیا گیا جب کہ ہمسایہ ملک بھارت میں اس تہوار کو انتہائی برا سمجھا جاتا ہے اور سخت گیر ہندو مذہبی تنظیمیں ویلنٹائن ڈے منانے والوں پر حملے کرتی ہیں اور اس حوالہ سے پھول و تحائف بیچنے والوں کی دکانیں توڑ پھوڑ دی جاتی ہیں جبکہ اسلامی جمہوریہ پاکستان میں یہ دن ایسے منایا جاتا ہے گویا ہمارا ہی کوئی تہوار ہو۔ ایک سروے کے مطابق دنیا میں پھولوں کا 40 فیصد حصہ جو کہ 50 بلین پر محیط ہے 14 فروری کے روز کے لئے مخصوص ہو چکا ہے جس میں سے 110 بلین صرف امریکہ میں استعمال اور اس موقع پر ایک بلین کا رڈز فروخت ہوتے ہیں۔ پھولوں کے خریداروں میں 73 فیصد مرد ہوتے ہیں جب کہ اس روز کے لئے ہونے والی اربوں ڈالرز کی خریداری میں خواتین کا حصہ 85 فیصد ہے۔ 14 فروری کو ویلنٹائن ڈے کے نام

شادی کر لیتے تھے۔ ایک اور روایت کے مطابق رومی بادشاہ کلاڈیس ثانی کو اپنے مخالفین کے خلاف فوج کشی کی ضرورت پڑی اور اس نے بھرتیوں کا اعلان کیا مگر لوگوں نے اس سے بے زاری ظاہر کی وجہ معلوم کرنے پر بادشاہ کو علم ہوا کہ رعایا تو عیش و عشرت اور عورتوں کی دلدادہ ہے تو اس نے عورتوں سے آزادانہ و غیر ضروری تعلقات پر پابندی لگادی اور فوج میں موجود غیر شادی شدہ افراد کی کارکردگی بہتر بنانے کے لئے شادی پر بھی پابندی عائد کی گئی۔ تاہم مقامی پادری سینٹ ویلنٹائن نے بادشاہ کی حکم عدولی کی اور چھپ کر شادیاں کرانے کا سلسلہ جاری رکھا، اطلاع ملنے پر بادشاہ نے اس کو سزائے موت کا حکم دیا جس پر عملدرآمد 14 فروری کے دن ہوا۔

اس کہانی میں ایک اور روایت بھی پائی جاتی ہے کہ سینٹ ویلنٹائن نامی وہ پادی سزا پر عملدرآمد سے قبل جیل میں ڈال دیا گیا اور وہاں کسی چوکیدار یا جیلر کی بیٹی اس پر فریفتہ ہوگئی، یہاں تک کہ اس لڑکی نے اپنے 46 رشتہ داروں کے ساتھ نصرانیت قبول کر لی اور اس کے بعد وہ سرخ گلاب لے کر پادری کے پاس آئی، اسی لئے اس موقع پر سرخ گلاب پیش کرنے کی روایت پروان چڑھی جو کہ تاحال برقرار ہے۔ ایک اور کہانی میں ویلنٹائن کو رومن بادشاہ کلاڈیس کا سپاہی یا سپہ سالار بتایا جاتا ہے جس نے بادشاہ کے حکم کے خلاف شادی کر لی تو اسے حکم عدولی پر جیل میں ڈال دیا گیا۔ اس سے آگے کی کہانی وہ ہی جیلر کی بیٹی سے عشق و محبت کی پٹنگھیں بڑھانے کی ہے، یہ واقعہ 279ء کا بتایا جاتا ہے اور اس کہانی میں بھی اس پادری کو 14 فروری کے روز ہی سولی چڑھائے جانے کا بیان ملتا ہے۔ مگر نصاریٰ اس دن کو باقاعدہ ایک خاندان کے نصرانیت قبول کرنے کی یاد میں مناتے ہیں جس کا ان کے مذہب میں اور کوئی تصور موجود نہ ہے۔ مگر یہ دنیا میں کرسس کے بعد منایا جانے والا عیسائیوں کا سب سے بڑا تہوار ہے جس میں آج وہ مسلمانوں کو بھی شامل کر چکے ہیں۔

دشمنان ملک و ملت کی سازشوں کی وجہ سے آج ہم اخلاقی دیوالیہ پن کا شکار ہو چکے ہیں اور مغرب کی اندھی تقلید ہمیں تباہی کے دہانے پر لے آئی ہے جس کے نتیجہ میں مسلم معاشرہ مسلسل زوال کی طرف گامزن ہے۔ یہود و نصاریٰ مسلمانوں میں فحاشی و عریانی پھیلا کر ان کی صفوں میں سوچے سمجھے منصوبہ کے تحت انتشار و ابتری پھیلا رہے ہیں تاکہ ان کے مذموم مقاصد کی تکمیل ہو سکے۔ دشمنان اسلام اس مقصد کے لئے اربوں روپے کا بجٹ صرف کرتے ہیں کیوں کہ انہیں بخوبی علم ہے کہ اگر مسلمان ایمان پر قائم رہیں تو ان کا چراغ گل ہو جائے گا، اسی لئے شعائر اسلام سے خوفزدہ طاغوتی قوتیں آخری حد سے بھی آگے نکل گئے ہیں۔ اسلام دشمن قوتوں کی طرف سے مسلم معاشرہ میں ویلنٹائن ڈے کے انعقاد کا اہتمام بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے کہ جہاں لڑکے لڑکیوں کے آزادانہ میل، میلاپ کی راہیں ہموار کی جاتی ہیں تاکہ ان میں بے حیائی، بے راہ روی اور دیگر اخلاق، مذہبی و معاشرتی خرابیاں پرورش پائیں۔ 14 فروری کے روز منایا جانے والا ویلنٹائن ڈے بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے کہ جسے میڈیا پر بے ترغیب انداز میں پیش کر کے نوجوان لڑکے، لڑکیوں کے عشقیہ و جنسی جذبات کو ہادی جاتی ہے۔

ویلنٹائن ڈے دراصل ایک مشرکانہ تہوار ہے جس کی ابتداء 1700 سال قبل روم میں ہوئی۔ اس حوالہ سے مختلف کہانیاں موجود ہیں جس کے مطابق قدیم روم میں 14 فروری شادی، بیاہ اور عورتوں کی دیوی کا دن تھا جس کو "یونو" یا "جیونو" کہا جاتا تھا۔ اس موقع پر ایک تہوار کا اہتمام کیا جاتا تھا جس میں رومی لڑکیوں کے نام پر چوہوں پر لکھے جاتے تھے اور قرعہ اندازی کے تحت یہ دو شیرائیں تہوار میں شامل مردوں میں تقسیم کردی جاتی تھیں جو تہوار کے دوران ہر طرح کے باہمی تعلقات و روابط کے لئے آزاد ہوتے تھے اور بعد از تہوار یہ جوڑے اگر ایک دوسرے کی محبت میں گرفتار ہو جائیں تو آپس میں



ایک  
چائزہ!

## حج پالیسی 2015ء

تحریر: جناب حافظ شفیق کاشف

shafiqkashif777@gmail.com - Cell: 0300-8659616

حج 2015 کے انتظامات شروع کر دیئے گئے ہیں۔ ان دنوں وزارت مذہبی امور حج پالیسی 2015 کو حتمی شکل دینے کی تیاری کر رہی ہے۔ اس سلسلہ میں وزارت حج سعودی عرب اور وزارت مذہبی امور پاکستان کے درمیان ایک معاہدہ پر 29 جنوری کو جدہ میں دستخط ہو گئے ہیں جس کے مطابق اس سال پاکستان سے ایک لاکھ چوالیس ہزار پاکستانی فریضہ حج ادا کریں گے۔ جن میں 72316 پرائیویٹ اسکیم اور 71684 سرکاری حج اسکیم کے حجاج شامل ہوں گے۔ سعودی عرب میں اعلیٰ سطحی وفد جس کی قیادت وزیر مذہبی امور سردار محمد یوسف کر رہے تھے۔ جس میں پاکستان کے سعودی عرب میں سفیر منظور الحق، وفاقی سیکرٹری مذہبی امور سمیل عامر مرزا، جوائنٹ سیکرٹری محمد فاروق، پرائیویٹ حج آرگنائزر زالیوسی ایشن ہوپ (HOAP) کے چیئرمین حاجی مقبول احمد، جنرل سیکرٹری ثناء اللہ خان، پنجاب زون کے چیئرمین احسان اللہ، سندھ زون کے چیئرمین حاجی محمد یوسف، اسلام آباد زون کے چیئرمین ایوب عباسی، بلوچستان زون کے چیئرمین قیمت خان شامل تھے، جب کہ سعودی وفد کی قیادت وزیر حج حمزہ بندر الحجاز نے کی اور ان کے وفد میں ڈپٹی منسٹر عیسیٰ رواس، سیکرٹری وزارت حج حاتم قاضی کے علاوہ دیگر اعلیٰ حکام بھی موجود تھے۔

پاکستانی وفد نے حج 2014 میں زائرین کو پیش آنیوالی مشکلات اور مسائل سے آگاہ کیا خصوصاً سعودی عرب میں ایئر پورٹس پر غیر ضروری تاخیر، ٹرانسپورٹ کے لئے غیر معیاری بسیں، مٹی میں بوسیدہ خیمے، ناکارہ ایئر کولرز اور کھانے کے انتظامات پر اپنے تحفظات کا اظہار کیا۔ جس کے جواب میں سعودی وفد نے یقین دلایا کہ گزشتہ سال مٹی کے خیموں سے متعلق شکایات کو مد نظر رکھتے ہوئے پہلے ہی کام کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ لہذا اس سال زائرین کو پہلے سے بہت بہتر انتظامات ملیں گے۔

انہوں نے پاکستانی سرکاری اور پرائیویٹ اسکیم دونوں کے لیے نئے ماڈل کی بسوں کا مطالبہ تسلیم کر لیا اور مٹی و عرفات میں معلمین کی طرف سے کھانے کی شکایات کو دور کرنے کی یقین دہانی بھی کروائی اور مٹی عرفات میں خادم الحرمین الشریفین کے خصوصی پراجیکٹ برائے ہاتھ رومز اس سال مکمل کرنے کی بھی اطلاع دی جس کی مدد سے 32 ہزار نئے ہاتھ رومز حج 2015 میں حاجیوں کے لیے تیار ہوں گے۔ سعودی وفد نے بتایا کہ اس سال 60 ہزار پاکستانی زائرین کو ٹرین پر سفر کی سہولت دستیاب ہوگی۔ انہوں نے پرائیویٹ حج اسکیم کے دو بڑے مسائل کو حل کرنے کا بھی وعدہ کیا جس میں حج آرگنائزرز کے لیے چھ ماہ کا ملٹی پل وزٹ ویزا اور سعودی عرب میں فنڈ ٹرانسفر کرنے کے لیے اکاؤنڈ کھولنے کی اجازت شامل ہے۔ پاکستانی وفد نے جنوبی ایشیاء حج کارپوریشن سمیت دیگر سعودی اداروں کے ساتھ بھی ملاقاتیں کیں تاکہ حج آپریشن 2015 کو گزشتہ برسوں سے بہتر اور کامیاب بنایا جائے۔

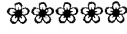
سعودی حکومت ہر سال دنیا بھر سے آنے والے زائرین کو دو حصوں میں تقسیم کرتی ہے، سرکاری اور پرائیویٹ۔ اس سلسلہ میں سعودی حکومت کی پالیسی یہ تھی کہ دنیا میں جہاں بھی مسلمان آباد ہیں ان کا ایک فیصد فریضہ حج ادا کرے گا۔ جن ممالک میں وزارت حج موجود نہیں ان میں پرائیویٹ سیکرٹریزائیرین کو فریضہ حج ادا کرنے کے لئے خدمات فراہم کرے گا، جب کہ جن ممالک میں حج مشن موجود ہیں اور یہ تقریباً تمام مسلم ممالک میں موجود ہیں وہاں یہ کوٹہ ان ممالک کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔ لیکن 4-2003 سے جب سرکاری حکام کے متعلق زائرین کی شکایات حد سے تجاوز کر گئی تو سعودی حکومت نے پالیسی میں تبدیلی لاتے ہوئے فیصلہ کر لیا کہ وہ اسلامی ممالک کے لیے بھی پرائیویٹ سیکٹر کو اس میں شامل

کرے۔ سعودی حکومت کا یہ فیصلہ بڑا مثبت اور نتائج کے اعتبار سے بڑا کامیاب رہا۔ پاکستان، ہندوستان اور بنگلہ دیش جیسے غریب ممالک سے بھی ہزاروں زائرین ترقی یافتہ اور امیر ممالک کے ہم پلہ سروسز لینے کے لیے تیار ہو گئے جب کہ شکایات میں بھی نمایاں کمی آگئی۔ پاکستان کے ساتھ بھی مشرف دور میں اس وقت کے وزیر مذہبی امور اعجاز الحق نے سعودیہ کے ساتھ جب یہ معاہدہ کیا تو طے ہوا کہ ہر سال پرائیویٹ کوٹہ میں اضافہ کر دیا جائے اور ایک وقت آئے گا کہ سرکاری اسکیم ختم ہو جائے گی اور وزارت مذہبی امور کا کردار صرف ریگولرٹی اتھارٹی تک محدود ہو جائے گا۔ پاکستانی عازمین حج جو مہنگے ٹکٹ لینے کے لیے تیار نہ تھے اور وزارت مذہبی امور بھی اس سلسلہ میں بے اختیار نہ ہونے کو تیار نہ تھی اور پرائیویٹ حج آرگنائزرز بھی سرکاری اسکیم کی طرح سستے ٹکٹ متعارف نہ کروا سکے جس کی وجہ سے وزارت مذہبی امور اپنی گرفت رکھنے میں کامیاب رہی۔ پاکستان میں جب حج کا ذکر آتا ہے تو ایک ہی آواز آتی ہے کہ حج سستا کیا جائے، میڈیا اور سول سوسائٹی ہر سال نئی نئی تجاویز سامنے لیکر آتے ہیں جس میں معلومات کی کمی اور حج آپریشن سے متعلق مکمل آگاہی نہ ہونے کی وجہ سے کوئی قابل عمل تجویز سامنے نہیں آتی۔ سرکاری اسکیم کا ٹکٹ اس لیے سستا آتا ہے کہ اس میں خدمات سرانجام دینے والے افراد سرکاری ملازم ہیں، اگر ان کی تنخواہیں اور اخراجات کو ٹکٹ میں شامل کر لیا جائے تو یہ پرائیویٹ ٹکٹ سے بھی مہنگا ہو جائے۔ اگر دیکھا جائے تو ہر سال گورنمنٹ کی اتنی شکایات ہوتی ہیں کہ سعودی اداروں کے سربراہ پریشان ہو جاتے ہیں۔ زیادہ دور جانے کی بات نہیں حج 2010 کرپشن کیس اب بھی زیر سماعت ہے مگر گزشتہ سال حج 2014 میں موجودہ حکومت کو بڑی کامیابی ملی اور زائرین نے سرکاری ٹکٹ کی تعریف کی۔ اس کی وجہ صرف یہ تھی کہ حکومت کی پاس حاجیوں کی تعداد بہت کم تھی اور اس کے علاوہ چالیس دن کھانا حاجیوں کو مفت دیا گیا۔ بہر حال حکومت نے اس کامیابی کا کریڈٹ لیا اور وزیراعظم نواز شریف نے کابینہ کے اجلاس میں سردار محمد یوسف وزیر مذہبی امور کو شاباش دی۔ پاکستان کی تاریخ میں یہ پہلا حج ہوگا جس پر عوام خوش ہیں۔ اس کے باوجود شکایات رہی ہیں۔ حکومت نے

## عقیدت کے پھول

آپ کا ذکر ہے تزئین بیاں کا موجب  
آپ کے نام سے تحریر میں رعنائی ہے  
حاصل شعر ہے توصیفِ رسولِ اکرم  
ما سوا اس کے فقط قافیہ پیمائی ہے

جناب راج عرفانی



اے خدا! اگر دی ہے نعتِ نبی کی توفیق  
حسن کردار بھی دے لذتِ گفتار کے ساتھ  
میں یہ کہتا ہوں کہ تھا ان کے خلق کا اعجاز  
لوگ کہتے ہیں کہ دیں پھیلا ہے تلوار کے ساتھ

حافظ مظہر الدین

### مرکز الجہد ل-96/15 میاں چنوں (خانپول)

اس قصبہ میں 95 فیصد افراد مسلک الجہدیت کے حامل ہیں یہاں کی مسجد الجہدیت مختصر خرچے پر تین بار تعمیر ہوئی چالیس سال کے بعد مسجد خستہ حالی کا شکار ہو گئی تو مسجد سے متصل دو مکان خرید کر وسیع مسجد 2012ء میں تعمیر کی گئی جس کی نگرانی ممتاز عالم دین مولانا عبدالرزاق مسعود صاحب نے کی جس پر تین کروڑ روپے خرچ ہوئے گاؤں کے لوگوں نے ہی اپنی مدد آپ کے تحت مسجد تعمیر کی۔ مسجد اپنی وسعت، خوبصورتی اور جنگلی کے اعتبار سے نہایت عمدہ ہے۔ مسجد میں پانچ ہزار افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ مقامی جمعیت کی شوریٰ کے تیس اور عالمہ کے دس ارکان میں جن کے امیر مولانا عبدالرزاق مسعود ہیں جو برطانیہ میں مرکزی جمعیت الجہدیت کے نائب امیر بھی رہ چکے ہیں ان کے دست و بازو اور معاون چوہدری محمد شفیع سینئر نائب امیر، امیر احمد نائب امیر دوم اور عبدالسمیع ناظم اور عبدالرحمن ناظم مالیات ہمہ وقت جماعت اور مسجد کی ترقی میں فکرمند رہتے ہیں۔

مسجد میں حفظ القرآن اور ناظرہ قرآن کی کلاسیں جاری ہیں تین اساتذہ نگرانی کرتے ہیں، بچیوں کے لیے مدرسہ طیبہ الجہدیت للبنات میں ڈیڑھ سو طالبات زیر تعلیم ہیں اور دس معلمات کی خدمات حاصل ہیں۔ محترم چوہدری محمد ابراہیم صاحب نگران ہیں یاد رہے کہ گاؤں میں ایک مزید مسجد تعمیر کی گئی ہے۔ یہاں ششماہی اور سالانہ اجتماع منعقد ہوتے ہیں۔

رپورٹ: عبدالسمیع ناظم مرکز الجہدیت ہذا

0306-8775456

### وی پی آ رہا ہے

جن قارئین کرام کا سالانہ چندہ ختم ہو چکا ہے انہیں ہفت روزہ اہل حدیث دی پی بھیجا جا رہا ہے۔ جسے وصول کرنا ان کا جماعتی و اخلاقی فرض ہے۔ (ادارہ)

حل کرایوں میں کمی ہے اس وقت جب تیل کی قیمتیں کم ہوئی ہیں اور دنیا بھر میں کرایوں میں نمایاں کمی ہو چکی ہے تو پاکستان میں بھی اس سال حج کے کرایوں میں 50 فیصد کمی کرنے کے ساتھ ساتھ پرائیویٹ حج سکیم کے تحت متوازن ٹیکس بھی متعارف کروائے جائیں۔

سعودی حکومت کا پرائیویٹ سیکٹر کو لانے کا مقصد صرف یہ تھا کہ حاجیوں کے ساتھ ہونے والی زیادتیوں پر وہ ہمارے وزیر کو مورد الزام نہیں ٹھہرا سکتے جبکہ اب پرائیویٹ ٹور آپریٹرز کو نہ صرف بلیک لسٹ کر کے جرمانہ بھی کیا جاتا ہے۔ جب کہ وہ پہلے بھی سخت ترین مانیٹرنگ کے نظام سے گزر کر ہی یہاں تک پہنچتے ہیں۔ لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ آرگنائزرز بھی عوام، حکومت اور میڈیا کے تحفظات دور کریں اور اجرت سے پہلے آجر کو ترجیح دیں۔

پاکستانی عوام بالخصوص کاروباری حضرات اور پاکستانی تارکین وطن جو اس سہولت سے بھرپور استفادہ کر رہے ہیں اپنی مرضی کے مطابق ہوٹل اور شیڈول حاصل کر رہے ہیں کہیں وہ اس سے محروم نہ رہ جائیں۔ یقیناً جب ہمارے کاروباری حضرات دنیا بھر میں فائیو سٹارز ہوٹلز میں ٹھہرتے ہیں اور اس میں بھی ایگزیکٹو فلوئور اور پریذیڈنشل سوئٹ کو ترجیح دیتے ہیں، کروڑوں روپے یورپ، امریکہ اور مڈل ایسٹ کی سیر پر خرچ کر دیتے ہیں اب اگر وہ حج پر جانا شروع ہو گئے ہیں تو اس پر اعتراض کیوں ہے؟

اس کامیابی کو بنیاد بنا کر پرائیویٹ سکیم کے کوٹے میں کمی کا جواز پیش کیا ہے جبکہ پہلے 12 سال جب ہر سال گورنمنٹ ناکام ہوتی تھی کبھی پرائیویٹ کا کوٹہ بڑھانے کا خیال نہیں آیا اب اس سال پرائیویٹ سکیم کے بارے میں نئی تجاویز دی جا رہی ہیں کہ حج کو نہ کوئی ٹیکس دیا جائے اور نئے لوگوں کو انرول کر لیا جائے۔ اگر ایسا ہوا تو حکومت کی ایسی جگہ ہنسائی ہو گی جو شاید پی پی پی کی 2010 میں بھی نہ ہوئی تھی۔ اب پرائیویٹ گروپ آرگنائزرز کی کمزوریوں اور غیر سنجیدگی نے بھی بعض کوشش دی ہے جو انڈسٹری کو داؤ پر لگانے پر تلے ہوئے ہیں۔

وزیراعظم نواز شریف سے اپیل ہے کہ اس پر قانون سازی کا حکم دیں تاکہ ہمیشہ کے لیے حج جیسے عظیم مشن کو کرپشن سے پاک کیا جائے۔ پرائیویٹ سیکٹر کو آزادی سے کام کرنے دیا جائے جن کے خلاف شکایات ہیں ان کے نشانہ عبرت بنایا جائے اور ایک ایسی انڈسٹری جو حکومت کو صرف حج سروسز پر 50 کروڑ سے زائد سالانہ ٹیکس ادا کر رہی ہے اور وزارت مذہبی امور کو کروڑوں روپے سروس چارجز کی مد میں ادا کر رہی ہے اسے عدالتوں میں کھڑا کر کے بے توقیر نہ کیا جائے۔ یہ انڈسٹری سعودی عرب میں پاکستان کو سروسز کے لحاظ سے 13 ویں سے تیسرے نمبر پر لے آئی ہے اور سعودی ادارے ان کی خدمات کے معترف ہیں لہذا براہ مہربانی اس کی سرپرستی کیجئے اور دو ہزار سے زائد پرائیویٹ حج کمپنیوں کو کوٹے کے لالچ میں جسرڈ کرنے والے اور پھر اس کے بعد اتنی ہی تعداد میں سکیورٹی ایجنسیز کمیشن آف پاکستان کے پاس رہ جسرڈ مزید کمپنیوں کو ان کے مستقبل کے بارے میں جج بتایا جائے تاکہ زائرین کے مالی مفادات کا تحفظ کیا جاسکے۔ وزارت مذہبی امور پرائیویٹ اور سرکاری حاجی کی تفریق ختم کرے اور دونوں کے لیے یکساں کرائے دے اور یہ کمزور دلیل اب ختم ہونی چاہیے کہ پرائیویٹ کے بیک مینجے ہیں لہذا ٹکٹ بھی مہنگا ہوگا جب دونوں حاجیوں کا سفر، منزل اور جہاز میں کلاس ایک جیسی ہے تو زائد کرائے کا کوئی جواز نہیں۔ جہاں تک مینجے بیک کا تعلق ہے تو فائیو سٹار ہوٹلز اور عام عمارتوں کے بیک میں فرق تو ہوگا ہی اس سے ایئر لائنز کا کوئی تعلق نہیں لہذا بیک سسٹم کرنے کا واحد

## پتے کے امراض

### جناپ حکیم راحت نسیم سوہروردی

پتہ یعنی مرارہ (Gall Bladder) ایک چھوٹا سا تھیلی نما نشاپاتی کی مانند عضو ہے۔ جو ہمارے شکم کے اوپر دائیں جانب اور جگر کے نیچے واقع ہے۔ اسے جگر کا حصہ بھی کہا جاتا ہے۔ پتہ کوئی چار انچ لمبا اور ایک انچ چوڑا ہوتا ہے۔ اس میں ایک اولس مائع (Fluid) سما سکتا ہے۔ پتے کا کام پت یعنی صفرا (Bile) کو جمع کرنا ہوتا ہے۔ ہمارا جگر (Liver) مسلسل صفرا (Bile) تیار کرتا رہتا ہے جو ابتدا میں شفاف ہوتا ہے مگر مرکز ہو کر اس کی رنگت گہری سبز مائل ہو جاتی ہے۔ یہ اس وقت کثیف ہو جاتا ہے جب چھوٹی آنت (Doudenum) میں بھاری چربی غذا ہوتی ہے۔ پتہ (Gall Bladder) خود بخود زور کے ساتھ سکڑتا ہے تو یہ کثیف مائع پت (Bile) نکل کر چھوٹی آنت (Doudenum) میں نالی کے ذریعے آ جاتا ہے تاکہ اس بھاری چربی غذا کو چھوٹے چھوٹے ذروں میں بدل کر ہضم ہونے میں مدد دے۔ اس طرح پت (Bile) نہ صرف چربی غذا کو قابل ہضم بناتا ہے بلکہ فضلات کو خارج کرنے کی تحریک دیتا ہے۔ آنتوں میں موجود مواد میں سڑاند پیدا نہیں ہونے دیتا۔ اگر کسی وجہ سے پت کم مقدار میں خارج ہو اور غذا میں چربی چکنائی زیادہ ہو تو وہ غذا ہضم نہیں ہوتی۔ کیونکہ پت کی کمی کے باعث چکنائی ٹوٹ کر باریک ذروں کی صورت اختیار نہیں کرتی اور یہی غیر منہضم چربی غذا آنتوں میں جراثیم پیدا کرنے کا سبب بنتی ہے۔ اس طرح پت (Bile) کے تیزابی مادے بڑھ کر کولیسٹرول (Cholesterol) اور کیلشیم کی زیادتی (Meta Static Calcification) کا سبب بنتے ہیں۔ اس طرح یہ ذرات بڑھ کر پتھری کا پیش خیمہ ثابت ہوتے ہیں۔

### پتے کی پتھری (حصاۃ مرارہ)

پتہ (Gall Bladder) کے امراض میں پتے کی پتھری عام شکایت ہے۔ کبھی ایک پتھری اور کبھی دو تین پتھریاں جو چھوٹی چھوٹی ہوتی ہیں ہو سکتی ہیں۔ مطب کے مشاہدات میں آیا ہے کہ بعض مریضوں میں بجز کی مانند کافی پتھریاں ہوتی ہیں جو کہ کافی خطرناک ہوتی ہیں۔ کیونکہ ان میں سے کوئی ریزہ پتے کی نالی (Bile Duct) میں جا کر پت کا راستہ روک سکتا ہے۔ اس کی

کئی وجوہات ہیں۔ بعض افراد میں پت (Bile) اس قدر گاڑھا ہوتا ہے کہ وہ بننے کے قابل نہیں رہتا۔ اس میں موجود کولیسٹرول (Cholesterol) مرکز ہو کر پتھری کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ یہ پتھریاں زیادہ بھی ہو جاتی ہیں۔ اس طرح پتے میں پائے جانے والے جراثیم بھی پتے کی پتھری بنانے میں مرکزی کردار ادا کرتے ہیں۔ ان جراثیم کے اطراف میں پتھری کی تشکیل شروع ہو جاتی ہے اور یہ پتھری پت (Bile) کا راستہ روک سکتی ہے جب کہ بعض افراد میں کسی مرض یا کسی اور باعث خون کے سرخ خلیے (Hemoglobin) بڑی تعداد میں ضائع ہونے سے پت گاڑھا ہو جاتا ہے اور نالی سے بہہ نہیں سکتا۔ اس طرح یہ بھی مشاہدہ میں آیا ہے کہ خواتین میں حمل کے بعد پتھری بننے کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں۔ کیونکہ بچے کی پیدائش کے بعد خواتین میں بعض کیمیائی تبدیلیوں کے باعث بھی پتھری ہو جاتی ہے۔ اگر پتھری یا پتھریاں چھوٹی چھوٹی ہوں تو ایکسرے میں نہیں آتیں البتہ الٹرا ساؤنڈ میں دیکھی جاسکتی ہیں۔ پتے کی پتھری کے لیے عمر اور جنس کی کوئی قید نہیں۔ تاہم دیکھا گیا ہے کہ درمیانی عمر کی خواتین جن کا جسم موٹاپے کا شکار ہوتا ہے اس مرض میں زیادہ مبتلا ہوتی ہیں۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگوں میں سال ہا سال سے پتھری یا پتھریاں ہوتی ہیں اور نالی کے بند نہ ہونے کے باعث کوئی تکلیف نہ ہونے کی وجہ سے انہیں علم نہیں ہوتا۔ اکثر افراد کو پتے کی پتھری کا اس وقت علم ہوتا ہے جب مقدار اور حجم میں بڑھ کر تکلیف کا باعث بنتی ہیں۔ ابتدا میں مریض کو گیس اور ریاح کی شکایت ہوتی ہے۔ جب پتھری صفراوی نالی (Bile Duct) میں جا کر اس کا راستہ بند کر دے تو پیٹ میں درد ہوتا ہے کیونکہ صفراوی نالی (Bile Duct) کا راستہ سکڑ کر بند ہو جاتا ہے اور آنتوں پر پت (Bile) نہیں گرتا جس کی وجہ سے نظام انہضام کے مسائل جنم لیتے ہیں۔ بعض افراد میں یرقان (Jaundice) جسے پیلیا بھی کہتے ہیں ہو جاتا ہے۔ بعض افراد میں لہلہ (Pancreas) بھی متاثر ہوتا ہے۔ اگر پتے کی پتھری ہو جائے اور کسی تکلیف کا باعث نہ ہو تو مناسب یہ ہے کہ اسے نہ چھیڑا جائے۔ اگر پتے کی پتھری کے باعث تکلیف ہو یا پت نالی کا راستہ بند ہو رہا ہو تو ایسی صورت میں سرجن کے مشورے سے پتہ نکلا دینا ہی مناسب راہ عمل ہے۔ اس سے کسی قسم کا کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ اب جدید ٹیکنالوجی لپھر و سکوپ کے ذریعے پتہ نکالنے کا کام مزید آسان ہو گیا ہے اور بغیر چیر پھاڑ کے یہ کام ہو جاتا ہے۔

مگر اس کا فیصلہ ماہر سرجن مریض کی صورت حال کے مطابق کرتا ہے۔ پتہ ایک بند تھیلی ہے جس سے پتھری کو بذریعہ ادویہ اس لیے خارج نہیں کیا جاسکتا کہ پتھری نکلے کا کوئی راستہ نہیں ہوتا۔ جیسا کہ گردے کی پتھری (حصاۃ) (حصاۃ) سے ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہو کر یا چھوٹی چھوٹی پتھریاں پیشاب کی نالی کے راستے سے مٹانے کے ذریعے خارج ہو سکتی ہیں۔

مطب کے مشاہدہ میں آیا ہے کہ جن افراد نے سرجری سے پتہ نکلا دیا ان کے معمولات زندگی میں کوئی فرق نہیں آتا بلکہ دوسرے افراد کی طرح نارمل زندگی گزارتے ہیں۔ اس لیے جن کو پتے کی پتھری کے باعث تکلیف ہو کسی ماہر سرجن کے مشورے سے نکلا دیں ورنہ پتہ گل کر مضر ثابت ہو سکتا ہے۔

### پتے کا ورم (انتباہ مرارہ)

بعض افراد کا پتہ متورم ہو جاتا ہے اس کی وجہ عموماً جراثیم کا چھوٹی آنت سے نکل کر پتے میں جمع ہونا یا پتھری کے کسی ریزے کا صفراوی نالی (Bile Duct) کے منہ پر آ جانا ہو سکتا ہے۔ جن افراد کا پتہ متورم ہو جائے عموماً ان کو شکم کے بالائی حصہ جوجگر کے نیچے واقع ہوتا ہے پتہ میں درد ہوتا ہے۔ یہ درد بہت شدید ہوتا ہے جو بڑھ کر کمر اور کبھی دائیں کندھے تک چلا جاتا ہے۔ بعض افراد میں تے اور یرقان بھی ہو جاتا ہے اس درد کی مدت کا تعین نہیں کیا جاسکتا۔ بعض افراد میں یہ درد کئی کئی روز ہوتا ہے۔ اگر توجہ نہ دی جائے تو پتہ گل کر پھٹ بھی سکتا ہے جس سے سنگین مسائل صحت پیدا ہو سکتے ہیں۔ ایسی صورت میں مریض کو کوئی مائع شے نہ دی جائے فوراً معالج سے رجوع کیا جائے۔ درد کے ازالے کے لیے ذیل کی تدبیر مناسب ہے۔

پودینہ سبز تین گرام، الائچی سبز دو عدد اور سبز چائے تین گرام۔ آدھے گلاس پانی میں اُبال کر بغیر شکر ملائے قہوہ کی صورت میں دو گھنٹے بعد دو دو چمچ کھانے والے پی لیا جائے۔ درد کا افاقہ ہونے پر معالج کے مشورے سے پتہ نکلا دیا جائے ورنہ کئی پیچیدگیوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

### غذا

پتے کے امراض سے محفوظ رہنے کے لیے چکنائیوں کا استعمال توازن سے کریں اور غذا میں غذائی ریشہ سالم اناج، پھلوں اور سبزیوں کی صورت زیادہ رکھیں۔ ہلکی ورزش کریں۔

خط و کتابت: حکیم راحت نسیم سوہروردی، مطب محمد سلیم موڑ علامہ اقبال ٹاؤن۔ لاہور فون 042-37803520



# اخبار الجماعۃ

## اجتماعی جمعۃ المبارک

✽ مرکزی جمعیت والہند بیٹ یوتھ فورس حلقہ حبیب آباد کے زیر اہتمام 27 مارچ کا اجتماعی جمعۃ المبارک کا خطبہ ریلوے گراؤنڈ حبیب آباد میں مولانا محمد نعیم بیٹ صاحب سینئر نائب ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت والہند بیٹ پاکستان ارشاد فرمائیں گے۔  
منجانب: حبیب الرحمن یزدانی، ناظم حلقہ حبیب آباد  
0347-7208388

## الہند بیٹ یوتھ فورس کی تبلیغی سرگرمیاں

✽ 30 جنوری بروز جمعرات بعد نماز عشاء الہند بیٹ کانفرنس گوندلانووالہ گوجرانوالہ۔ مقررین مولانا یوسف پسروری، مولانا سرفراز حیدر جوہر آباد۔ ✽ کلیم فروری بعد نماز ظہر قرآن وسنت کانفرنس بمقام ڈکی میلسی۔ مقررین مولانا نعیم الرحمن شیخ پوری، مولانا سرفراز حیدر (جوہر آباد) ✽ 3 فروری بروز منگل بعد نماز مغرب چک نمبر 4 فیصل آباد سیرت النبی ﷺ کانفرنس۔ مقررین: مولانا عبداللہ النان راح، مولانا سرفراز حیدر۔  
✽ 15 فروری بروز اتوار سیرت النبی ﷺ کانفرنس چک نمبر گوجرہ ✽ 18 فروری بروز بدھ سالانہ الہند بیٹ کانفرنس بمقام 7 مربیلاٹ دوکوہہ ہاڑی مقررین: مولانا سیف اللہ خالد ملتانی، مولانا سرفراز حیدر ✽ 20 فروری بروز جمعۃ المبارک کانفرنس بمقام 36 پیاں گوجرہ مقررین: قاری عبداللطیف مولانا سرفراز حیدر  
منجانب: (مولانا) سرفراز حیدر نائب ناظم تبلیغ AYF پنجاب

## دعائے نجات کی اپیل

✽ ہماری والدہ محترمہ کے گرنے سے ٹانگ فرپلچر ہو گئی ہے۔ احباب ان کی جلد صحت یابی کے لیے خصوصی دعا فرمائیں۔  
منجانب: عابد مجید مدنی 0301-6061039

## عمرہ کے لیے روانگی

✽ حافظ عبدالعزیز ربانی ناظم تبلیغ ضلع پاکپتن 12 جنوری 2015ء کو عمرہ کی ادائیگی کے لیے سعودی عرب روانہ ہو گئے۔ وہاں آپ ایک ماہ قیام کریں گے۔  
منجانب: قاری بلال شاذان نائب صدر AYF تحصیل عارفوالہ

## سیرت النبی ﷺ کانفرنس

✽ مرکزی جمعیت الہند بیٹ توحید آباد کے زیر اہتمام جامع مسجد محمدی الہند بیٹ میں سیرت النبی ﷺ کانفرنس ہو رہی ہے جس میں مولانا محمد خالد مجاہد، مولانا عبداللہ النان راح فیصل آباد، مولانا محمد نواز چیمہ قاری محمد حنیف ترمذی شاعر اسلام منظور احمد تفریف لا رہے ہیں۔ مورخہ 21 فروری 2015ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب ان شاء اللہ۔ منجانب: محمد ارشد پرویدی

## غائبانہ نماز جنازہ

✽ خادم حرمین شریفین عالم اسلام کی عظیم شخصیت الملک عبداللہ بن عبدالعزیز آل سعود کی غائبانہ نماز جنازہ 24 جنوری 2015ء بروز جمعۃ المبارک کو بعد نماز عشاء مرکزی مسجد محمدی الہند بیٹ کوٹ رادھا کشن قصور میں شیخ الحدیث مولانا عطاء اللہ حنیف صاحب کی امامت میں ادا کی گئی۔ نماز جنازہ میں شہر بھر سے احباب جماعت و دیگر مکاتب فکر کے لوگوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز کی اسلامی دینی رفاہی سماجی بالخصوص بیت اللہ شریف اور مسجد نبوی کی تعمیر و ترقی اور مظلوم مسلمانوں کے سلسلہ میں خدمات جلیلہ کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر انہیں جنت الفردوس میں مقام دے اور سرزمین سعودی عرب کو قرآن وسنت کی اشاعت اور عالم اسلام کی خدمت و ترقی کے لیے مزید کردار ادا کرنے کی توفیق سے نوازے۔ آمین!

دعا گو: حکیم محمد یحییٰ عزیز ڈاہروی کوٹ رادھا کشن ضلع قصور  
وزیر آباد میں گستاخانہ خاکوں کے خلاف احتجاجی اجلاس

✽ 16 جنوری 2015ء کو بعد نماز عصر جامعہ فاروقیہ الہند بیٹ نظام آباد و وزیر آباد میں علامہ محمد یعقوب سیالکوٹی کی زیر صدارت تمام مکاتب فکر کے نمائندوں کا اجلاس منعقد ہوا جس میں رحمت للعالمین (ﷺ) کی شان میں گستاخانہ کارٹون بنانے والوں کے خلاف احتجاج کیا گیا اور مطالبہ کیا گیا کہ اقوام متحدہ اسلامی کانفرنس اور پاکستانی حکمران اس گستاخانہ حرکت کو بند کروائیں۔ ایسی حرکت کرنے والوں کو سخت سزا دی جائے۔ آزادی صحافت کے نام پر ایسی حرکتیں برداشت نہیں کی جاسکتیں۔ اجلاس میں مولانا رفیق چشتی قاری سعید ارشد مرزا عباس اکرام اللہ وڑائچ، قاری حفیظ اللہ وک و دیگر شریک تھے۔  
منجانب: حاجی شفیق کھوکھر، ناظم جامعہ فاروقیہ الہند بیٹ وزیر آباد

## 20 ویں سالانہ قرآن وسنت کانفرنس سکھر

✽ مرکزی جمعیت الہند بیٹ سکھر کے زیر اہتمام مورخہ 3 مارچ 2015ء بروز منگل بعد نماز مغرب جامع مسجد رحمانیہ الہند بیٹ شاہ خالد کالونی سکھر تلاوت جناب قاری عبدالسلام عزیز (لاہور) مقررین حضرت مولانا محمد یوسف پسروری، مولانا محمد ابراہیم طارق (کراچی) حضرت مولانا عبدالرحمن ثاقب (ناظم تبلیغ سندھ)

منجانب: مولانا محمد عثمان امیر سکھر

رحیم یار خاں اور دیگر مقامات پر خادم حرمین شریفین شاہ عبداللہ بیٹ کی غائبانہ نماز جنازہ

✽ مرکز الہند بیٹ (مبارک مسجد) مسلم بازار میں حافظ ثناء اللہ زابدی ✽ مرکز منہاج الاسلام الہند بیٹ شی رحیم یار خان میں حافظ ثناء اللہ شاہد قصوری ✽ مرکزی جامع مسجد محمدی الہند بیٹ چک نمبر 103/P ابوظہبی روڈ میں مولانا ساجد منیر ✽ جامع مسجد ابو بکر الہند بیٹ ترنہ اسوئے خان میں مولانا عمر جاوید سیلفی ✽ جامعۃ الفاروق الاسلامیہ میں پروفیسر عبدالملک ✽ جامعۃ الہند بیٹ ٹرسٹ کالونی میں مولانا عبدالرحمن بھٹی ✽ مسجد الہند بیٹ چک نمبر 119/L-1 میں مولانا عبدالرحمن سفری ✽ مسجد الکوث میں حافظ احسان الحق اسد ✽ محمد مسجد چھلی چوک میں مولانا عبدالاکبر عباسی ✽ مسجد الاسری میں مولانا ارشد عباسی ✽ محمدی مسجد 188 میں مولانا فرحان افضل ✽ مسجد محمدی حبیب کالونی میں مولانا اشتیاق ربانی نے ✽ مسجد انگریزیہ بونگہ بلوچان ضلع قصور میں مولانا حافظ عطاء اللہ توقیر ✽ مسجد الہند بیٹ بھوگ میں مولانا عبدالقیوم کھرل نے چک نمبر 234/P میں مولانا محمد امجد کھرل ✽ محمدی مسجد 234/P قاری عبدالعصمد اور جامعہ فاروقیہ الہند بیٹ وزیر آباد میں علامہ محمد یعقوب سیالکوٹی نے امامت کروائی۔ شاہ مرحوم کے لیے دعائے مغفرت اور بلندی درجات کے لیے دعائیں کی گئیں۔  
منجانب: قاری ثناء اللہ شاہد قصوری ناظم تحصیل رحیم یار خاں

## 36 ویں سالانہ الہند بیٹ کانفرنس

✽ مرکزی جمعیت الہند بیٹ موضع بھرائیاں کے زیر اہتمام 36 ویں سالانہ الہند بیٹ کانفرنس 3 مارچ 2015ء بروز منگل بعد نماز عشاء مقامی جامع مسجد محمدی الہند بیٹ میں زیر صدارت سید محمد اسحاق یوسف منعقد ہو رہی ہے۔ مقررین: مولانا محمد منظور احمد (گوجرانوالہ) صاحبزادہ عبدالعلیم یزدانی (جنگ) قاری محمد حنیف ربانی (کاموگی) حافظ محمد عمر صدیق (گوجرانوالہ) حافظ محمد عثمان شاہر (سندری)

منجانب: (مولانا) سید محمد بلال طاہر خلیب مسجد ہذا مرکزی جمعیت الہند بیٹ بھرائیاں گوجرانوالہ 301-3177061

## آل پنجاب ختم نبوت کانفرنس

✽ الہند بیٹ یوتھ فورس پنجاب کے زیر اہتمام آل پنجاب ختم نبوت کانفرنس بتاریخ 23 مئی 2015ء بروز ہفتہ گوجرانوالہ میں منعقد ہو رہی ہے۔

منجانب: الہند بیٹ یوتھ فورس پنجاب

0305-7145786-0301-4856989

## گوجرہ میں حرمت رسولؐ ریلی

❊ ضلع فیصل آباد کے امیر حضرت مولانا عبدالرشید جازئی تحصیل گوجرہ کے سرپرست حافظ مولانا عبدالقادر عثمان امیر حافظ محمد اسلم جٹ ناظم میاں محمد افضل ملک محمد اسلم آزاد مولانا نیاز الہی گوری اور ضلعی امیر مفتی محمد اسلم نے مرکزی جمعیت اہلحدیث والہندہ سے یوتھ فورس تحصیل گوجرہ کے زیر اہتمام جامع مسجد قباء اہلحدیث گوجرہ سے نکالی گئی حرمت رسولؐ ریلی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یہودی لابی، حضور نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخانہ خاکے شائع کر کے مسلمانوں کے جذبات مجروح کر رہی ہے۔ کوئی مسلمان رسول الہرم ﷺ کی شان میں گستاخی برداشت نہیں کر سکتا۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ کی گستاخی کرنے والا واجب القتل ہے۔ ریلی شہر کے مختلف بازاروں سے ہوتی ہوئی چوک مکاں والا پر اختتام پذیر ہوئی۔

منجانب: محمد رفرا حسن ناظم نشر و اشاعت تحصیل گوجرہ

0300-7282508

## دعائے صحت

❊ A.S.F کے سابق سیکرٹری جنرل انجینئر عبدالحیہ بنجرہ کے سر اور سابق انسپکٹر جنرل پولیس چوہدری صادق سندھارہ ان دنوں علیل ہیں۔ احباب جماعت ان کی صحت کاملہ و عاقلہ کے لیے خصوصی دعا فرمائیں۔

دعا گو: حاجی شفیق کھوکھر ناظم جامعہ فاروقیہ وزیر آباد

## قرآن و سنت کا نفرنس

❊ مرکزی جمعیت والہندہ سے یوتھ فورس تحصیل شوکوٹ کے زیر اہتمام 10، 11 اپریل 2015ء بروز جمعہ المبارک و ہفتہ سترہویں سالانہ دو روزہ قرآن و سنت کانفرنس و تقریب تکمیل صحیح بخاری شریف جامعہ تعلیم القرآن والحدیث کوئٹہ محمد ظریف خاں شوکوٹ شی منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں ملک بھر سے جدید علمائے کرام خطابات فرمائیں گے۔

منجانب: قاری محمد حمزہ کئی پرنسپل جامعہ تعلیم القرآن والحدیث کوئٹہ محمد ظریف خاں شوکوٹ شی 0333-7682635

پروپرائیٹرز ایم اکرام مغل (مارکیٹ)



ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر  
ایڈ سائڈ سٹم

0333-8294645

055-4237974

0312-7343693

سپر سٹار

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔  
یونٹ، مائیک ہارشیٹ اور متعلقہ سپیر پائرس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیائیں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

## جامعہ اسلامیہ دھلیانہ ضلع اوکاڑہ کا سالانہ اجتماع

❊ 13 مارچ 2015ء بروز جمعہ المبارک (جمعہ المبارک سے رات گئے تک) خطبہ جمعہ المبارک محسن الہدیث ڈاکٹر حافظ عبدالکریم صاحب (ایم این اے) ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان ارشاد فرمائیں گے۔ درس بخاری بعد نماز عصر حضرت مولانا محمد عبداللہ امجد چغتوی حفظہ اللہ شیخ الحدیث مرکز الدعوة السلفیہ ستیانہ بنگلہ۔ بعد نماز عشاء جدید علمائے کرام خطاب فرمائیں گے۔

الداغی الی الخیر: ناظم جامعہ اسلامیہ دھلیانہ ضلع اوکاڑہ

## عظیم خوشخبری

❊ ہمارے پاس پنجابی خطیب موجود ہیں مساجد والے حضرات رابطہ کر سکتے ہیں۔

رابطہ: محمد زکریا ضلع تصور 0301-4816232

## ضرورت رشتہ

❊ لڑکا عمر 24 سال قوم اراکین، تعلیم حفظ قرآن و قراءت درس نظامی و میٹرک، بہترین پنجابی خطیب (انداز قاری محمد حنیف ربانی) رشتہ درکار ہے۔

رابطہ: محمد زکریا 0301-4816232

## خطبہ جمعہ المبارک

❊ 20 فروری کا خطبہ جمعہ قاری عبدالرحیم کلیم آف ڈیرہ غاز بخان جامع مسجد مرکزی اہلحدیث منڈی جھراں ضلع شیخوپورہ میں ارشاد فرمائیں گے۔ منجانب: (مولانا) محمد ارشد ظہیر

## خطبہ جمعہ المبارک

❊ مرکز ابن حبیل گوجرانوالہ میں 20 فروری 2015ء کا خطبہ جمعہ المبارک حضرت مولانا عبداللطیف مظہر (ڈسک) ناظم اعلیٰ عالمی تحریک ختم نبوت ارشاد فرمائیں گے۔

الداغی الی الخیر: صاحبزادہ حجاج اللہ صدیقی، مہتمم مرکز ہذا

0321-6465017

## سیرت النبی ﷺ کا نفرنس اسلام آباد

❊ نبی ﷺ کی زندگی ہی ہمارے لیے بہترین نمونہ ہے۔ ہمیں حضور ﷺ کی زندگی کو دیکھنا چاہیے کہ انھوں نے کیسے بحیثیت انسان، سیاست دان، تاجر اور سپہ سالار زندگی گزاری اور اسی سے ہمیں رہنمائی حاصل کرنی چاہیے۔ ان خیالات کا اظہار گذشتہ دنوں مرکزی جمعیت و اہل حدیث یوتھ فورس اسلام آباد کے زیر اہتمام مرکز اہل حدیث اسلام آباد (مسجد تقویۃ الاسلام G-7-3/2) میں سلسلہ تحفظ حرمت رسول ﷺ ایک عظیم الشان ”سیرۃ النبی ﷺ“ کانفرنس کے انعقاد کے موقع پر مولانا عبدالرشید جازئی امیر ضلع فیصل آباد اور مولانا بابر علی سیف آف سمندری و دیگر مقررین نے اطاعت رسول ﷺ کے حوالے سے خطابات کیے۔ مقررین نے کہا کہ نبی ﷺ رحمۃ العالمین ہیں اور ان کی سیرت ہمارے لئے ایک آئین کی حیثیت رکھتی ہے لیکن آج کے دور میں ہم آپ ﷺ کی سیرت پر چلنے کے بجائے ہٹک گئے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم نبی ﷺ کی سنت پر چلیں اور اپنی زندگیوں کے اصل مقصد کو سمجھیں۔ انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ کی سنت پر چل کر ہی ہم ایک بہترین زندگی گزار سکتے ہیں۔ اس لیے ہمارے ملک کے حالات بھی اسی وقت ٹھیک ہو سکتے ہیں جب ہمارے ملک میں آپ ﷺ کی سنت کے مطابق نظام نافذ کیا جائے گا۔ مسلمان ہر چیز برداشت کر سکتے ہیں مگر اپنے پیارے نبیؐ کی شان میں گستاخی ہرگز برداشت نہیں کریں گے، عالمی امن کے نام نہاد ٹھیکیدار توین آمیز خاگوں کی اشاعت پر خاموش کیوں ہیں، دنیا میں امن قائم کرنے کیلئے یورپ و مغرب کو اپنا غیر منصفانہ رویہ ترک کرنا ہوگا، نبی مصطفیٰ ﷺ امن اور محبت کی علامت ہیں زندگی کا جو عملی نمونہ نبی ﷺ نے پیش کیا آج ہم اس کو فراموش کر چکے ہیں۔ اہل حدیث یوتھ فورس اسلام آباد کے رکن محمد اسامہ مقبول نے کہا کہ ناموس رسالت کا تحفظ ایمان کا حصہ ہے، کوئی ایماندار اس پر خاموش نہیں رہ سکتا، یورپی اقوام ہر معیار ترک کر دیں۔ امریکہ و یورپ میں اسلام کی تیزی سے بڑھتی ہوئی مقبولیت نے وہاں کے حکمرانوں اور میڈیا کو اسلام فوبیا کا شکار کر دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فرانس میں ہی سرکوزی کی بیوی کی نیم نش تصاویر چھاپنے پر تو صحافی کو ملازمت سے برطرف کر دیا جاتا ہے جبکہ توہین رسالت ﷺ کو آزادی اظہار رائے کا نام دیا جاتا ہے۔

منجانب: ایم این اے سلفی اسلام آباد 0300-5317158

# سلفی

## حج و عمرہ سروسز میں بااعتماد و عام

### طریقہ سلفی اور سلفی

اس کے علاوہ عودی عرب کے لیے محدود ڈرائیونگ ویزے موجود ہیں۔

سلفی تحریک کے لیے خصوصی رعایت

زیر نگرانی

چیف ایگزیکٹو ضیاء اللہ مدنی

0301-4793582 (سعودی عرب)

شاہد محمود سعیدی

0333-4278240

دارالعلوم رحمانیہ فاروق آباد ضلع شیخوپورہ

### انتقال پر ملال

☆ ضلع اوکاڑا کے ناظم مالیات افتخار احمد بلوچ یکم فروری بروز اتوار رات 11 بجے شیخ زید ہسپتال میں وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون! اگلے دن 10 بجے جامع مسجد الہدیٹ چک نمبر 12/1-R بلوچانوالہ میں ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ نماز جنازہ قاری یسین بلوچ نے پڑھائی۔ جنازہ میں تمام شعبہ ہائے زندگی سے احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ دعا ہے کہ رب ذوالجلال ان کے گناہوں سے درگزر فرما کر جنت الفردوس عطا فرمائے۔ آمین!

منجانب: محرفان اسامہ صدر AYF چک ہذا

### ناظم تبلیغ تحصیل ایبٹ آباد قاری حنیف کو صدمہ

☆ تحصیل ایبٹ آباد کے ناظم تبلیغ مولانا قاری محمد حنیف کے والد محترم حاجی منصف قضاے الہی سے وفات پا گئے۔ مرحوم انتہائی خوش اخلاق، منہدار اور دیندار تھے۔ مرکزی جمعیت الہدیٹ والہدیٹ پوتھ نورس ایبٹ آباد نے مرحوم کی وفات پر گہرے غم اور افسوس کا اظہار کیا۔ مرحوم کی مغفرت اور درجات کی بلندی اور پسماندگان کے لیے صبر جمیل کی دعا کی۔

المرسل: قاری عبدالحفیظ، ناظم تحصیل ایبٹ آباد

# گولڈن

## عرصہ 47 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

مکمل ایمپلی فائر خود تیار کردہ دستیاب ہیں۔

نام ہی کافی ہے

ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ)

مساجد کے لئے خصوصی رعایت

U.P.S

امپورٹڈ

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک ہارٹینڈ اور متعلقہ سپیر پائرس اور مرمت کا کام قلمی بخش کیا جاتا ہے۔

چوک نیائیں نزدیکی کالج گوجرانوالہ

0300-6430739

055-4213430

### اناللہ وانا الیہ راجعون

☆ سابق وائس چیئر مین بلدیہ کوٹ رادھا کشن قصور نور احمد بمبئی 70 برس کی عمر میں 16 جنوری 2015ء کو انتقال کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون! مرحوم تہجد گزار، شریف الطبع، ہنس کھ، مہمان نواز شخصیت کے مالک تھے۔ ان کی نماز جنازہ اسی روز بعد نماز عصر شیخ الہدیٹ مولانا عطاء اللہ حنیف نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں سیاسی سماجی اور مذہبی مقامی تنظیموں کے رہنما ارکان سمیت سینکڑوں لوگوں نے شرکت کی۔ دعا ہے کہ اللہ کریم ان کی بشری لغزشوں سے درگزر فرما کر انہیں جنت الفردوس میں مقام دے۔ آمین!

☆ محمد یوسف نمبردار کے والد محترم خان محمد المعروف بابا ڈوگر تقریباً اسی برس کی عمر میں 19 جنوری 2015ء کو انتقال کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کئی برس سے آنکھوں کی بینائی سے محروم ہونے کے باوجود (مسجد گھر سے کافی فاصلہ پر ہونے کے باوجود) نماز پڑھنا نہ باجماعت کی ادائیگی تا دم صحت ادا فرماتے رہے۔ ان کی نماز جنازہ مولانا عبدالقادر سلفی نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں علماء کرام سمیت سینکڑوں احباب جماعت نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی حسنت جلیلہ کو شرف قبولیت سے نوازا کر انہیں جنت الفردوس میں مقام دے۔ آمین!

☆ شریک غم: حکیم محمد یحییٰ عزیز ڈاہروی، کوٹ رادھا کشن قصور

# الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

نام ہی کافی ہے

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔

ایمپلی فائر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیائیں گوجرانوالہ

محمد ذیشان ربانی

0343-6007696

055-4212804, 4226706-0300-6430029





عمارت 15 سال سے اللہ کے مہمانوں کی  
مسلک رہ ویزہ خدمت میں مصروف عمل

اکانومی ٹیکس کے ساتھ ساتھ 3-4-5 سٹارز ہیکس بھی دستیاب ہیں

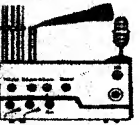
زیر نگرانی  
لانا شاعر اسلام سبحانی  
نذیر سراج احمد  
0323-4315701

حج و عمرہ سروسز نمبر 13407  
فانس سیکرٹری  
ابو عبد اللہ  
غلام فی خادم  
ہاجہ امیہ بیگم القرآن والحدیث  
چفٹر نمبر 17-تھور  
0336-4236117

چفٹر ایگریکیٹو  
عمر گرامسٹ اللہ  
ریٹائرڈ O.T. منجر  
0300-4619256  
0321-4619256

60-A ماڈرن کالونی پیکورڈ نزد امتیاز بانی سکول کوٹ لکھپت - لاہور  
فون 042-35943765 فیس 042-35943766  
E-mail: astawana.hajj@yahoo.com

**Al-Fatah**  
Loud Speaker Amplifier



پروہا بیٹر محمد عثمان

Mob: 0321-7432246  
Mob: 0334-7967107  
Ph: 055-4230167

**الفتح ایسپلی فائر لاؤڈ سپیکر**

نیا ایسپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایسپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی  
ہارن، شینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعایت خریدیں نیز مرمت  
کو ایف ایٹڈ مکینک کے پاس تشریف لائیں۔

نیا سیکس چوک نزد دہلی کالج گوجرانوالہ

قرب الہی کے حصول کے ذرائع پر ایک منفرد کتاب

خریدنا شروع  
ایڈیشن

**تقرب  
إلى الله**

تالیف فاروق احمد خان، ترویج عبداللہ یوسف ذہبی

مکتبہ اسلامیہ

عربی سٹریٹ اردو بازار لاہور  
041-2631204 - 2641204  
042-37244973 - 37232369  
Email: maktabaslamia@gmail.com Visit on Facebook page: maktabaslamia

تربیت اولاد کے موضوع پر ایک منفرد کتاب

بچوں سے پہلے تک زندگی گزارنے کے سب سے اعلیٰ

اسلامی تعلیم و تربیت

تالیف شیخ عبدالوہاب مجاہزی  
ترویج مافتہ محمد ارشاد  
تعمیم عبداللہ یوسف ذہبی

360 صفحات  
دیکھو زیب سروسز

مکتبہ اسلامیہ

عربی سٹریٹ اردو بازار لاہور  
041-2631204 - 2641204  
042-37244973 - 37232369  
Email: maktabaslamia@gmail.com Visit on Facebook page: maktabaslamia

**جوہر نایاب**

جدید طبی ریسرچ مایوس ہونا گناہ ہے۔

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفا خانہ  
نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک  
”جوہر نایاب“ تیار کیا ہے۔ اسے  
استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ  
ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفا خانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

0345-6213064

# معجون تسکین دل



دل کے تمام امراض کے لیے مفید ہے۔

دل کے درد، شریانوں کی بندش، دل کی کمزوری، دل کی گھبراہٹ  
دل کا بے ترتیب اور تیز چلنا، بلڈ پریشر کا کم یا زیادہ ہونا  
اور دل کے دیگر امراض کی اصلاح کرتا ہے۔  
قیمت 1200 روپے  
جگر و معدہ کی اصلاح کر کے نیا خون پیدا کرتا ہے۔  
وزن 500 گرام  
عام جسمانی کمزوری میں بھی انتہائی مؤثر اور مفید ہے۔

آب سیب	آب انار	آب اورک	درق نقرہ	ختم خرفہ
آب بکری	آب لیموں	شہد خالص	بہمن سفید	عود ہندی
زعفران	مرورید	درق طلا	کشتیر	بادرنجوبہ
ابریشم	گل سرخ	گل نیلوفر	ختم کابو	درق مقلی
مسند سفید	طباشیر	آملہ	جوہر مر جان	مغز ترہیز
کل ونگی	الایچی خورد	کبر باغی	بہمن سرخ	

فیلز FOODS سٹار پلانٹ ڈی گراؤنڈ سپلائی کالونی فیصل آباد

مکمل علاج، مکمل خوراک

قیمت 3000 روپے  
وزن 600 گرام

فیصل

# معجون قوت اعصاب زعفرانی

12133 کا سیر نمبر



☆ خوشگوار زندگی کے لحاظ مزید پر کیف  
☆ اعضائے خاص کی تمام بیماریوں میں مفید  
☆ قوت خاص اور امساک کے لئے نادر نسخہ  
☆ ہضم کی درستگی اور پیدائش خون میں اضافہ کا ضامن  
☆ جریان، احتلام، ہڈیوں، پٹھوں کی کمزوری اور تھکاوٹ کیلئے مفید

زعفران	جانگل	ناگ موتھ	مغز بندق	آردرما	جوہر آہن
مصلی	جلوتری	نچ	مغز بنولہ	سنگھاڑا	کشتہ چاندی
مرورید	دارچینی	اکر	الایچی خورد	شیخ کالج	شکوفہ اذخر
درق طلا	لوگ	مانیس	الایچی کلاں	شیخ عشق نیوہ	33 اجزاء
درق نقرہ	گوگرد کیکر	جز موسکے	ترنجبین	ماچھر	
مغز چلوڑہ	مغز بادام	رس کوانی	بہمن سفید	گوگرد کتیرہ	

پاکستان بھر میں

فری

ہوم ڈیلیوری  
0314-3085577

کو رسر بدر بعد ڈاک منگوانے کیلئے رقم پہلے بھیجیں  
ملاقات کرنے کیلئے فون پر پہلے وقت لے لیں

میزان بینک سیونگ اکاؤنٹ نمبر  
70010101053034

ایزی پیسہ اکاؤنٹ نمبر  
034575451199

شاخشی کارڈ نمبر  
35103-1466875-3

نوٹ:  
عنقریب دبئی، سعودی عرب  
میں آنے والا ہوں

# دھی انسانیت کے نام

آج بیمار انسانیت اتنی معاین کے ہاتھوں اپنا مرض بڑھا کر سسک سسک کر دم لے رہی ہے میرے بھائیو! صحیح علاج کیلئے دوا کے ساتھ ساتھ تدبیر اور غذا کی موافقت بھی لازمی ہے یہ ہوبی نہیں سکتا کہ کوئی نیش ہوں اور نکلے کباب روٹ برٹ وغیرہ کھائے جائیں اور پھر شفاء کی امید رکھی جائے اسی طرح یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ گوشت خوری بھی کی جائے اور تہ امت بھی نہ ہو دودھ اور چاول کھائے جائیں اور نزلہ زکام کو فائدہ ہو جائے۔ میرے بھائیو! حکمت بچوں کا کھیل نہیں یہ طویل ترین ریاضت تجربہ اور محنت کے ساتھ ساتھ قلب و نظر کی پاکیزگی اور توجہ الی اللہ کے بغیر حاصل نہیں ہوتی۔ بفضل تعالیٰ چالیس سالہ تجربہ کے دوران بے شمار ملکی وغیر ملکی مریضوں کا علاج کر چکا ہوں۔ طبیہ کالج کا سابقہ لیچرار ہوں اور دوا الیہ ایک گولڈ میڈل حاصل کر چکا ہوں خدا خواستہ آپ یا آپ کے جاننے والا کسی بھی مرض میں مبتلا ہے تو ایک مرتبہ مجھے علاج کا موقع ضرور دیں۔ انشاء اللہ شفاء کا ملکہ عاجل ہوگی۔ ہمارے تیار کردہ کورسز میں کوئی نشہ آور، کوئی زہریلی، کوئی ایلوپیتھک دوا نہیں ہے جس لیبارٹری سے چائیں چیک کروالیں۔ ہمارے 15 روزہ کورسز درج ذیل ہیں

صداع	بند زلہ	مری	کڑل پڑنا	پلوری	دل میں سوراخ	دائمی قبض	فالج
عصاب	کھیر	قولنج	کیرا	بلڈ پریشر	دل کو ال بند ہونا	اپینڈیکس	جنون
شیخو	مونہر سے بدبو	رعشہ	عظم غدود رقیہ	کولسزول	بھوک بند ہونا	بھگمرد	اعصابی کمزوری
سہات	رال بہنا	مالی خویلا	دہ	انجائنا	بھوک کی زیادتی	گیس	تھدیر الاعضاء
بے خوابی	لکنت	ٹینشن	تپ دق	دل کا دورہ	السر	یوریا	ایڈیپر میا
خواب میں ڈرنا	نسیان	دل ڈوبنا	ٹی بی	تھیلا سیسیا	اماس	کریٹینن	سدا جوانی

0345-0321-0313-7545119

# دینی علمی سیاسی ثقافتی ادبی و سائنسی معلومات پر مشتمل عالمی اردو نشریات

ہیڈ آفس: شعبہ اردو، ریڈیو سعودی عرب جدہ سعودی عرب پوسٹل کوڈ #21161

Ur@saudiradio.net.sa Ur@moci.gov.sa Wwww.rsaurdu.net

ریڈیو فریکوئنسی 21 میٹر بینڈ پر شارٹ ویو 13.775 میگا ہرٹز SW13775MHz

اوقات کار برائے پاکستان دن 05:00PM سے 08:00PM، سعودی عرب 03:00PM سے 06:00PM

ہندوستان 05:30PM سے 08:30PM بنگلہ دیش 06:00PM سے 09:00PM

گھر بیٹو حالات درست کرنے  
اور بچوں کی پرورش پر مشتمل پروگرام  
مسلم گھرانہ

آداب و اوقات پر مشتمل دعائیہ پروگرام  
اللہ کے بندے ہو، اللہ ہی کو پکارو

آج کل کی مشہور موضوع  
منکر روایات پر مشتمل پروگرام  
یہ حدیث نہیں ہے

دینی سیاسی، ثقافتی، معلوماتی و اقوال و دریں  
ایک گھنٹہ اشعار اور مقالوں پر مشتمل  
سامعین کے ساتھ

مسجد الحرام اور مسجد نبوی شریف کے  
خطبات اور اردو ترجمے کے لیے سنئے  
خطبات حریم

شرک و بدعات کی پہچان پر  
مشتمل پروگرام  
صحیح مسلمان کیسے بنیں

دین میں انتشار پھیلانے والوں اور  
اسلام پر الزامات لگانے والوں پر مشتمل پروگرام  
ہم و ہشت گردی کے خلاف ہیں

نبی کریم ﷺ کی سیرت و حیات پر  
مشتمل پروگرام  
مشعل راہ

عبدالطیف: پتہ RSA منڈی احمد آباد ضلع اوکاڑا پنجاب پاکستان PC56000

موبائل +92-0315-7524522, 0334-7862245





**AL-AMMAR**  
Travels & Tours (Pvt.) Ltd.  
Lic#: LH-5503

# عمرہ گروپ

بنگ جاری ہے

23 مارچ 2015ء  
ان شاء اللہ

روانگی مورخہ

## العمار حج و عمرہ گروپ آرگنائزر

گروپ میں شمولیت کیلئے فوری رابطہ کریں

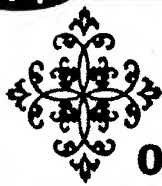
چیف ایگزیکٹو  
حبیب الرحمن

0321-5004846, 0300-9424846

حج 2015ء کی بنگ جاری ہے معلومات کیلئے رابطہ کریں

العمار ٹریولز اینڈ ٹورز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

آفس نمبر 18، گراؤنڈ فلور، رائل پلازہ  
6th روڈ (مری روڈ) راولپنڈی  
فون: 051-4419465-6



آفس نمبر 19-LGF، ابرار بزنس سنٹر  
وحدت روڈ، لاہور  
فون: 042-37428376, 37503100

Email: [alammar.travels@gmail.com](mailto:alammar.travels@gmail.com)



شرکہ الرحمہ

سے ڈائریکٹ ایئر ایمینٹ

# تکبیر



ٹریولز اینڈ ٹورز

# بہترین عمر سپیکر

محمد نواز ڈوگر

0300-4699430

محمد زبیر عقیل

فاضل ہدینہ یونیورسٹی

0300-8450426

چیف ایگزیکٹو

شاور سنٹر موٹر سمن آباد ملتان روڈ لاہور

042-37525001-2

# اظہارِ تشکر و مبارکباد

بقیۃ السلف  
بھٹی صاحب  
حضرت مولانا  
محمد عارف عظیمی

سرپرست اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع حافظ آباد کو

تمام مکاتب فکر (حنفی بریلوی، حنفی دیوبندی اور شیعہ) مسالک نے متفقہ طور پر اتحاد بین المسلمین کے لیے اپنا چیئر مین مقرر کیا ہے۔ اس پر ہم انہیں مبارکباد پیش کرتے ہیں اور تمام جماعتوں کے ذمہ داران کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ سابقہ روایات کے مطابق حضرت بھٹی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اتحاد بین المسلمین میں اہم کردار ادا کریں۔ ان شاء اللہ!

منجانب

عبدالحمید رحمانی  
ناظم مالیات مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع حافظ آباد

محمد دین ندیم (مولانا)  
ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع حافظ آباد

محمد عارف عزیز (چوہدری)  
امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع حافظ آباد

حافظ محمد عمران تبسم  
صدر یوتھ فورس پنجاب



# پیغامِ نبیؐ

دعوتِ دین کا موثر ذریعہ



## الحمد للہ!

پیغامِ نبیؐ نے چند ہی سالوں میں دینی تعلیمات کے فروغ اور معاشرتی اصلاح کے حوالے سے ناظرین پر نمایاں اثرات مرتب کرتے ہوئے ان کا اعتماد حاصل کیا ہے۔ اللہ کی اس خاص توفیق کے بعد ”پیغامِ نبیؐ وی پشتو“ بھی لانچ کر دیا گیا ہے۔ جو پشتون علاقوں خصوصاً خلیبر پختونخوا، بلوچستان اور افغانستان کے لوگوں میں اسلام کی دعوت پھیلا رہا ہے۔ جس کے ذریعے پشتون زبان کے علماء اور سکالرز لاکھوں لوگوں تک قرآن و سنت کا پیغام پہنچا رہے ہیں۔ پروگراموں کی ریکارڈنگ کے لیے لاہور، اسلام آباد اور کوئٹہ میں سٹوڈیوز قائم کر دیے گئے ہیں۔ پشتون زبان کے جو علماء اور سکالرز وائٹرز اپنی خدمات پیش کرنا چاہیں اپنا CV ای میل کر دیں۔

### مزید معلومات کے لیے

satar\_331@hotmail.com — 081-2880800 — 0300-8381111

ajaleel911@gmail.com — 051-2623826 — 0333-4242911

r.development@hotmail.com — 0423-7722876 — 0307-4335010

کوئٹہ اسٹوڈیوز

اسلام آباد اسٹوڈیوز

لاہور اسٹوڈیوز — 106 —  
راوی روڈ لاہور



# Weekly AHL-E - HADITH

106, Ravi Road Lahore (54000)

E-Mail: weeklyahlehadith@yahoo.com

WEBSITE: www.ahlehadith.org

Head Office:

Tell: 042-37729933

Fax: 042-37725525

Weekly Ahl-e-Hadith

042-37720257

Paigham T.V.

042-37722876

CPL No  
116

## اعمال برائے تعمیر مساجد و نلکے جات

جامعہ اسلامیہ وعلوی ٹرسٹ سابقہ کاوش کے ساتھ اہل حدیثوں کی خدمات میں سرگرم عمل ہے۔ مساجد اور نلکے جات کے نئے پروگرام کے مطابق ادارہ ہذا نئی درخواستیں جمع کر رہا ہے۔ جو فرد اپنی درخواست جمع کروانا چاہتا ہے تو وہ بذریعہ ایمیل فارم منسگواسکتا ہے۔ فارم پر کر کے بذات خود جمع کروانے کے بعد ٹوکن حاصل کرے۔ یاد رکھیں سابقہ سالوں میں بہت سے افراد نے اپنی درخواستیں جمع کروائی ہیں، لیکن ان کے کوآف نئی مطلبات (Requirement) کے مطابق نامکمل ہیں۔ لہذا اپنی درخواستیں نئے فارم کے مطابق جمع کروائیں اور ٹوکن حاصل کریں۔ درخواست دہندہ خود تشریف لا کر درخواست جمع کروائے اور ٹوکن نمبر پر اپنی فائل کی متابعت یا پوچھ گچھ کر سکتا ہے۔

ہمارے پاس 2015 م میں مندرجہ ذیل منصوبہ جات رہیں گے۔

ڈیرہ جات کی مساجد 60 افراد کے لیے	85 سے 100 افراد کی مساجد
مسجد مع مدرسہ تحفیظ گاؤں یا بستیوں کے لئے	150 افراد سے اوپر گنجان آبادیوں کے لیے
مراکز اسلامیہ	چھوٹے بڑے نلکے جات۔
نلکا و پمپ، مع اماکن وضوء	مدارس تحفیظ (دو کمروں سے تین کمروں پر مشتمل)
واٹر سپلائی بور (گاؤں بھر یا بستی میں پانی کی فراہمی کے لیے پائپوں کے ساتھ)	

یاد رکھیں ادارۃ المشاریع کی مختلف کمیٹیاں ہیں۔ جو موقع کا وزٹ کر کے موقع کا جائزہ لیکر درخواست دہندہ کی طلب پر تعین کریں گی کہ آیا موقع پر مطلوبہ منصوبہ کی ضرورت ہے یا نہیں۔ اس کمیٹی کی رپورٹ اور ان کی رضامندی پر ضرورت کے مطابق موقع پر مشروع کی تنفیذ کی جائے گی۔ بذریعہ ڈاک وصول ہونے والی درخواست پر ٹوکن جاری نہیں کیا جائے گا۔

**نوٹ** درخواستیں جمع کروانے کی مدت میں ایک ماہ کا اضافہ کر دیا گیا ہے اب درخواستیں جمع کروانے کی آخری تاریخ 31 مارچ ہے۔

درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ

31 / 31 / 2015

نام منگولنے کے لیے ای میل ایڈریس

jislamia\_charity  
@yahoo.com

فون 0336-6060444

فارم جمع کروانے کا ایڈریس

المعهد الشرعی

منظر گڑھ روڈ نزد عمر حسن پٹرولیم

جوہر آباد خوشاب

رئیس ادارۃ المشاریع والبرامج الدعویۃ

آفیسر ذکا لونی، منظر گڑھ روڈ، جوہر آباد خوشاب 045-4720004

خالد شاہ محمد علوی

منجانب